بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 49

شمارہ 4

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

17/شوال 1420 ہجری 27/صلح 1379 ہش 27/جنوری 2000ء

Postal Reg. NO : PB/1023/99

1504.
Mr. Er. M. Salam,
Depty Chief (Engg.)
R.E.C.Project Office,
MTHE ESTATE; UPPER KAITHU,
SHIMLA - 171 003 (H.P.)

لندن۔ 22/جنوری 2000 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حقوق زوجین پر روشنی ڈالتے ہوئے خاندانی معاملات کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

رمضان کے دن گزر گئے اب باہر نکلو اور دعوت الی اللہ کے روحانی جہاد میں حصہ لو

بہت سی غصہ دلانے والی باتیں سامنے آتی ہیں بہت لوگ گالیاں دیتے ہیں

انتہائی بدتمیزی کا سلوک کرتے ہیں داعیان الی اللہ کے لئے یہ فرض ہے کہ صبر سے کام لیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 جنوری 2000 بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ سنایا۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ۔ وَمَا یُلَقّٰھَا اِلاَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَا اِلاَّ ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ (حم السجدہ آیت ۳۴)

پھر فرمایا ان آیات کی تلاوت سے یہ تو ظاہر ہو چکا ہوگا کہ میں اس خطبہ میں تبلیغ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں رمضان کے دن گذر گئے اور رمضان بہت سی نیکیاں پیچھے چھوڑ کر گیا مگر ایک یاد دہانی کروا گیا ہے کہ اب باہر نکلو اور میدان جہاد یعنی روحانی جہاد میں کثرت سے حصہ لو اعتکاف کے دن بھی گزر گئے اب بیٹھ رہنے کے دن نہیں بلکہ باہر نکلنے کے دن ہیں اور امسال جو پروگرام ہے جماعت کا وہ بہت بڑا بہت ہی عظیم پروگرام ہے اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اس سال پچھلے سال سے بھی دگنے احمدی ہو جائیں گے فرمایا تو یہ امید لگائے خطبے کا یہ مضمون چنا ہے کہ آپ کو توجہ دلاؤں کہ انشاء اللہ اگلے سال کیلئے اب بڑی تیزی سے آگے بڑھیں ہر میدان کو فتح کریں جس کا سہرا خدا نے آپ کے نام لکھ رکھا ہے یہ عظیم الشان واقعات ہیں جب سے دنیا بنی پہلے کبھی اسطرح رونما نہیں ہوئے۔ نہ عیسائی مذہب میں نہ کسی اور مذہب میں کبھی بھی ایک سال میں کروڑ کامیابیاں نصیب نہیں ہوئیں اور اگلے سال اس سے دگنے کی توقع لئے بیٹھے ہیں یہ ایسی بات ہے جب تک خدا کا فضل نہ ہو پوری ہو ہی نہیں سکتی۔ بندے کے بس کی بات نہیں ہے اسلئے میں نے آج کا خطبہ اس موضوع پر چنا ہے کہ آگے بڑھو اور دلیرانہ ایسے معرکے سر کرو جو آپ کے مقدر میں حقیقتاً لکھے جا چکے ہیں اس سلسلے میں حضور نے چند احادیث بیان فرمائیں بخاری کتاب التفسیر میں ہے ابن عباس نے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی تفسیر یہ بیان فرمائی کہ غصے کے وقت صبر کرنا اور تکلیف پہنچنے پر معاف کرنا۔ پس جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے گا اور ان کے دشمن کو ان کے آگے جھکا دے گا۔

فرمایا یہ تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ہے اور بہت گہری تفسیر ہے جب انسان میدان میں نکلتا ہے تو بہت سی غصہ دلانے والی باتیں سامنے آتی ہیں بہت لوگ گالیاں دیتے ہیں اور انتہائی بدتمیزی کا سلوک کرتے ہیں اور داعیان الی اللہ کیلئے یہ فرض ہے کہ وہ صبر سے کام لیں مسکرا کر ان باتوں کو ٹال دیں یا بددعائیں سنیں تو دعائیں دینی شروع کر دیں یہ وہ چیزیں ہیں جو عظیم تبدیلیاں پیدا کرنے والی ہوتی ہیں فرمایا سب دنیا کے احمدیوں کو جواب تبلیغ کے میدان میں نکلنے والے ہیں اور آئندہ سال کی تیاریاں شروع ہو چکی ہیں اور ان تیاریوں میں ہم نے ہر قدم آگے بڑھانا ہے اس پہلو سے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں کہ صبر بہت ضروری ہے فرمایا گالیاں سن کر صبر اور بات ہے اور کوئی مار بیٹھے تکلیف دے اس وقت برداشت کرنا اور غصے کو آپے سے نہ نکلنے دینا یہ وہ چیزیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیداً فرمائی ہیں کہ اگر وہ لوگ ایسا کریں گے جن کا ذکر ہے تو اللہ ان کی حفاظت فرمائے گا۔ اور ان کے دشمن کو ان کے آگے جھکا دے گا۔ یہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور اس کے مطابق اللہ نے آپ سے سلوک فرمایا۔ اسی طرح ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ انذار کا معاملہ ہے اور اس حدیث کو اسلئے چنا گیا ہے کہ بہت سے احمدی ایسے ہیں جن کے رشتے دار غیر احمدی ہیں اور بارہا تحریک پہلے کی جا چکی ہے کہ اپنے رشتے داروں کو ڈرانا سب سے پہلا فرض ہے لیکن رشتے داریوں کے تکلفات کی وجہ سے اس خیال سے کہ لوگ ناراض ہو کر بھاگ نہ جائیں لوگ عموماً رشتے داروں کو تبلیغ کرنے سے گھبرا جاتے ہیں فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور نہیں آپ نے تو قطعاً کسی کے گھبرانے اور ناراض ہونے کی پرواہ نہیں فرمائی اور رشتے داروں کو بے دھڑک تبلیغ فرمائی ہے اگر یہ نہ فرماتے تو تبلیغ کا آپ کا فریضہ پورا ہی نہ ہوتا پس اس فریضے کو آگے بڑھائیں اور رشتے داروں کو بے دھڑک تبلیغ کریں اللہ تعالیٰ آخر کبھی تو ان کے دل پھیر دے گا اور کبھی تو وہ اس طرف مائل ہوں گے فرمایا افریقہ میں اس کا بہت فائدہ ہو رہا ہے لوگ رشتے داروں کو تبلیغ کرتے ہیں پھر وہ اپنے اگلے رشتے داروں کو تبلیغ کرتے ہیں اور اسطرح اگلے سال دگنے ہونے کا عمل جاری رہتا ہے فرمایا آپ نے نیک باتوں پر عمل پہلے کرنا ہے پھر دوسروں کو نیک باتوں کی طرف بلانا ہے۔ ایک اور حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ حدیث اس لئے میں نے چنی ہے کہ آپ نیک بات پر عمل کرنے کے بعد جب نیکی کی طرف بلائیں گے تو جتنے بھی آپ کی ہدایت کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے ہدایت پاتے چلے جائیں گے ان سب کی نیکیاں آپ کے نام لکھی جائیں گی وہ آگے جو تبلیغ کریں گے نیک اعمال کے ساتھ اس کی بھی نیکیاں آپ کے نام لکھی جائیں گی تو یہ لامتناہی نیکیوں کو بڑھانے کا سلسلہ ہے جو داعی الی اللہ کو نصیب ہوا کرتا ہے پس اس کام کو معمولی نہ سمجھیں اپنا سب کچھ اس راہ میں جھونک دیں اور اللہ آپ کی حفاظت فرمائے گا آپ اپنے اقرباء کو بھی ڈرائیں غیروں کو بھی ڈرائیں لیکن اس نیت سے کہ وہ خوشخبریاں پائیں ڈرانے کا ایک مطلب یہ ہے کہ غلط راستوں سے بچنے کیلئے تبشیر کی خاطر ڈرانا فرمایا اگر لوگ بری باتوں سے رکیں گے تو داعی الی اللہ کو اس کی جزا ہمیشہ ملتی چلی جائے گی۔

فرمایا تبلیغ کے سلسلہ میں آسانی مہیا کرنا بہت ضروری ہے ان کو اس رنگ میں نہیں بلانا چاہئے کہ

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 27 جنوری 2000ء

زندگی بخش آواز !

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر جنوری ۲۰۰۰ء میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو ایک بار پھر نہایت مؤثر اور پیار بھرے انداز میں دعوت الی اللہ کی طرف بلایا ہے۔ حضور پُر نور کے اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہم اسی شمارہ میں دوسری جگہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ ہندوستان کے احمدی عالمگیر جماعت احمدیہ میں شامل اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ دعوت الی اللہ کے روحانی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق پا رہے ہیں بلکہ اس سال تو ہم نے ایک کروڑ سعید روحوں کو آبِ حیات پلانے کا عزم کیا ہے وباللہ التوفیق۔ اس اعتبار سے ہماری ذمہ داریاں بہت حد تک بڑھ جاتی ہیں یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے اس کیلئے ہمیں پوری محنت، پورے خلوص اور کامل جذبہ ایثار و اطاعت کی ضرورت ہوگی اور یہ سب صفاتِ حسنہ دُعاؤں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دَور کے اس عظیم روحانی جہاد میں اس کے تمام لوازمات کے ساتھ تن من دھن سے شامل ہونے کی توفیق بخشے آمین۔

گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں سے بڑھ کر جو حسین ثمرات ہماری جھولیوں میں ڈال رہا ہے وہ دراصل ہم ناتوانوں کیلئے آئندہ عزم وہمت سے آگے بڑھنے کیلئے کسی صحت بخش روحانی غذا سے کسی طرح کم نہیں۔ ذیل میں اس سال رحمٰن خدا کی طرف سے عطا ہونے والے افضال کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔

☆- الحمد للہ کہ گزشتہ سال ایک کروڑ سے زائد سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوئیں۔

☆- لازمی چندہ جات کا بجٹ ڈیڑھ ارب سے زائد ہو چکا ہے جبکہ تحریک جدید اور وقف جدید کے طوعی چندہ جات علی الترتیب بارہ کروڑ اور وقف جدید کا ساڑھے سات کروڑ روپے ہو چکا ہے۔

☆- جرمنی میں یکصد مساجد کی تعمیر کے منصوبے پر عمل جاری ہے۔

☆- ۵۳ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی تکمیل ہو چکی ہے۔

☆- ایم-ٹی-اے کی ڈیجیٹل نشریات کا آغاز ہو چکا ہے۔

☆- Humanity First کے تحت غرباء اور ضرورتمندوں کی پوری دنیا میں امداد کا کام شروع ہے۔

☆- اکیس ہزار ایک سو پینتالیس وقف نو بچے پوری دنیا میں عملی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔

☆- ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے ذریعہ پوری دنیا میں لاکھوں ڈسپنسریوں کے ذریعہ دُکھی انسانیت کی خدمت جاری ہے۔

دراصل یہ برکت افراد جماعت کو اس لئے مل رہی ہے کہ اُن میں اسلامی اطاعت وفرمانبرداری کے جذبے کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ اور وہ روحانی زندگی کی خاطر خلیفہ وقت کی طرف سے دی جانے والی ہر صدا کا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کے جذبہ کے تحت جواب دیتے ہیں۔ لہٰذا قرآن مجید کی درج ذیل آیت اُن کی زندگیوں میں عملی طور پر چسپاں ہوتی ہے۔ فرمایا

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (انفال: ۲۲۲)

ترجمہ: اے مومنو اللہ اور رسول کی بات سنو۔ جب وہ تمہیں زندہ کرنے کیلئے بلائے۔

پس چونکہ آج کی خلافت بھی سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مقدس خلافت کا پرتو ہے لہٰذا آج بھی خدائے رحمٰن کی طرف سے وہی برکتیں جماعت احمدیہ کو حاصل ہیں۔ اور یہ عظیم الشان مقام دیگر ملاں مولویوں یا مسلمانوں کے دیگر خود ساختہ لیڈروں کو ہرگز نصیب نہیں۔ خدا کی طرف سے مبعوث ہونے والے مامور اور ان کے خلفاء کو خدا کی طرف سے ایک معجزانہ عزم وہمت اور اطاعت کی جذب وکشش ملتی ہے جس سے وہ دن دُگنی رات چوگنی ترقیات حاصل کرتے ہیں۔ اپنے سچے مامورین کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ حتمی فیصلہ فرمایا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

کہ اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ مَیں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

جماعت کی سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ جماعت کا ہر قدم مذکورہ آیت قرآنی کے مطابق ترقی کی شاہراہ کی طرف رواں دواں ہے چاہے عددی طاقت ہو مالی طاقت ہو رعب ودبدبہ کی طاقت ہو۔ ہر میدان میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فتوحات نمایاں عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اور خلافتِ رابعہ کا بابرکت دَور تو ترقیات وفتوحات کی ایک تصویر بن کر ہر دوست ودشمن کے سامنے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ کی عملی تفسیر پیش کر رہا ہے پس ہمارا فرض ہے کہ خدا فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے آج بھی خلیفہ وقت کی زندگی بخش آواز کو دل کے کانوں سے سُنیں اور دل وجان سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں کہ آج یہی آواز انسانوں کی تقدیر بدلنے والی ہے اور اس پر عمل ہماری بقا کیلئے ضروری ہے۔

(منیر احمد خادم)

بقیہ صفحہ: (1)

احمدیت پر عمل کرنا نیکیوں پر عمل کرنا بہت مشکل لگے بلکہ پیار اور محبت سے ان راہوں کو بہت آسان کر کے دکھانا چاہئے جب آپ ان راہوں کو آسان کر کے دکھائیں گے اور اپنی مثالیں دیں گے کہ ہم نے بھی ان راہوں پر قدم مارا ہے دیکھو اللہ نے کتنے فضل فرمائے ہیں تو یہ آسانی سے راہوں کی طرف بلانے والی بات ہے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت کو جماعت ہمیشہ یاد رکھے گی فرمایا خوشخبریاں دیں ان کو کہیں کہ اللہ کی بہت برکتیں آنے والی ہیں آپ پر اور ان کو مایوس نہ کریں ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پس نیکیوں کی طرف بلانا اور برائیوں سے روکنا یہ امت مسلمہ کا شیوہ ہونا چاہئے اگر اسے ادا نہ کیا گیا تو پھر معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔

پھر بعد کی نیکیاں بعد کے پچھتاوے کسی کام نہیں آئیں گے نیکیوں کی طرف بلانے میں جاہل علماء کا یہ خیال ہے کہ نیکیوں کی طرف زبردستی ڈنڈے کے زور سے بلاؤ حالانکہ یہ جہالت ہے فرمایا بار بار کی نصیحت کے ذریعہ نیکیوں کو دلوں میں جاگزیں کرنے کی کوشش کرو اگر ایسا نہیں کرو گے اور قوم کی حالت بدلنے میں تم نے کوئی حصہ نہ لیا تو پھر سخت عذاب سے دوچار کر دئے جاؤ گے پھر تمہاری دعائیں تمہارے کسی کام نہیں آئیں گی۔ فرمایا تبلیغ میں یہ گُر بہت ہی اہمیت رکھتا ہے کہ ایک آدمی کے پیچھے نہ پڑ جائیں موقع اور محل دیکھ کر بات کریں اور ہر روز ایک ہی رٹ نہ لگائے رکھیں کہ وہ اکتا کر آپ سے دور ہی ہٹ جائے اور آپ کی دوستی کسی کام نہ آئے اس لئے موقعہ اور محل کی شناخت کرنا یہ داعی الی اللہ کا کام ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں داعی الی اللہ کے ساتھ حکمت کو باندھتا ہے کہ جو بات کرو حکمت اور غور سے کرو مقصد یہ ہے کہ تمہارا شکار حاصل ہو جائے اس کے لئے بھی لاکھ داؤ پیچ کرنے پڑتے ہیں شکاری جانتے ہیں کہ کس طرح وہ شکار کو پھنسانے کیلئے ترکیبیں کرتے ہیں پس وہ شکار تو اسلئے پھنسایا جاتا ہے کہ اسے مار دیا جائے آپ تو شکار وہ کر رہے ہیں جسے زندہ کرنا مقصد ہے۔ فرمایا پس اس شکار میں بہت حکمت سے کام لیں اور ہمیشہ اس طرح بات کریں کہ اگلے شخص کے دل میں جاگزیں ہو اس تعلق میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالے بیان فرمائے حضور علیہ السلام کے دعوت الی اللہ کے جوش کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا کہ ہمارے اختیار میں ہو تو فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو یعنی دنیا کو ہلاک کرنے والے شرک وکفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔

فرمایا یہ جذبہ ہے تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پس اس جذبہ کے ساتھ گھر گھر پھریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کریں ہر گھر تک پہنچیں اور یہ پیغام دیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخرین میں جو امام مہدی مبعوث فرمانا تھا وہ فرما دیا ہے اب اس کی اطاعت کرو اس کے پیچھے لگو۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ کی چاروں صفات اختیار کر کے تبلیغ کی ہے فرمایا کہ اسی طرح مبلغین کو چاہئے کہ لوگوں کی ضروریات کا اندازہ لگا کر اس کی جستجو کریں اور بن مانگے دینے کی عادت ڈالیں۔ اور اس کے نتیجہ میں تبلیغ میں برکت ملتی ہے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کی صفات میں بڑی کشش ہے ان کو اپنائیں اور کام میں لائیں فرمایا پس بعض اوقات سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا شقی ہے تو آپ کو تبلیغ میں بھی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جو بظاہر بدبخت اور شقی نظر آتے ہیں لیکن اگر آپ حکمت سے نرمی سے بات کرتے رہیں تو بعض پتھروں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ داعین الی اللہ کے لئے ہم نے بہت لٹریچر تیار کیا ہے اور حسب حالات جس جس ملک میں جس طرح کے اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کا جواب دیا گیا ہے۔ کیسٹ کے ذریعہ سے بھی ہم نے داعین الی اللہ کی جھولی دفاعی ہتھیاروں سے بھر دی ہے وہ جہاں جاتے ہیں کیسٹ سناتے ہیں تقسیم لٹریچر سے بھی بڑی کثرت سے کام لے رہے ہیں پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ کے جتنے رستے بتائے تھے ان سب پر ہم آج عمل پیرا ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں گے۔

فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جتنی ایجادات ہو چکی تھیں وہ سب اللہ کے فضل سے جماعت کے پاس دفاعی ہتھیارں کی صورت میں روحانی ہتھیاروں کی صورت میں جمع ہیں اور ایک بھی ایجاد ایسی نہیں جو ہمارے زمانے میں ہوئی ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں نہ ہوئی ہو۔ فرمایا ہم تو وہی چراغ لیکر آگے بڑھ رہے ہیں جو چراغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھوں میں تھمایا تھا۔

فرمایا اللہ کے فضل سے تبلیغ کا سلسلہ تو پھیلے گا ہی روکا نہیں جا سکتا ناممکن ہے دشمن جو بھی دیوار کھڑی کرے گا احمدیت اس دیوار کو پھلانگتے ہوئے آگے نکل جائے گی انشاء اللہ دن بدن جماعت احمدیہ قانع خدام کے ذریعہ عاشقان دین کے ذریعہ پتوں پر گذارا کرتے ہوئے بھی اسلام کے پیغام کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئیں اور ہم اس سال دگنا ہونے کا نظارہ ایک دفعہ پھر دیکھ لیں۔

اپنے آپ کو محنتی بناؤ۔ اپنے کام میں تنوّع پیدا کرو تاکہ نیک نتائج نکلیں، سلسلہ کو وسعت حاصل ہو اور آپ لوگوں کی مستقل یادگاریں قائم رہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نہایت اہم نصائح

۴؍ جنوری ۱۹۳۶ء کو بیرونی ممالک سے قادیان (ہندوستان) واپس آنے والے مبلغین مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے اور مکرم مولوی محمد صادق صاحب اور انگلستان و فلسطین جانے والے مبلغین مکرم مولوی جلال الدین صاحب و مکرم مولوی محمد سلیم صاحب کی دعوت چائے کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نہایت ہی اہم نصائح فرمائیں۔ حضور رضی اللہ عنہ کا یہ خطاب ۹؍ جنوری ۱۹۳۶ء کے روزنامہ الفضل قادیان دارالامان میں صفحہ ۳ تا ۷ میں شائع ہوا۔ ذیل میں اس نہایت اہم و بصیرت افروز خطاب کا ایک حصہ ہدیہ قارئین ہے۔ (مدیر)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"......جو آنے والے دوست ہیں ان کے لئے باتیں سننے کے تو انشاء اللہ بہت سے مواقع ہیں مگر جانے والوں کے لئے یہ ملاقات کا آخری موقعہ ہے۔ اس لئے میں انہی کو مخاطب کر کے چند باتیں بیان کرتا ہوں۔

ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ انہیں تبلیغ اسلام کے رستہ میں کئی قسم کے حادثات پیش آئیں گے۔ کئی اونچ نیچ کے واقعات پیدا ہونگے۔ جب وہ لوگوں کو تبلیغ کریں گے تو بعض تالیاں بجائیں گے، نعرے بھی لگائیں گے۔ مگر ان کے دلوں میں موافقت نہ ہو گی۔ وہ اسلام کی صداقت کے قائل نہ ہونگے۔ پیش کردہ امور کی تائید نہیں کریں گے۔ تمہیں ان کے ظاہری حالات کو دیکھ کر خوش نہیں ہونا چاہئے اور ان ظاہری حالات سے متاثر ہو کر یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہمارا راستہ پر امن اور صاف ہے، ہمیں کوئی مشکلات پیش نہیں آئیں گی، ہماری باتیں سب لوگ بخوشی قبول کر لیں گے۔

پھر کئی جگہ ایسا ہو گا کہ آپ لوگ دین کی باتیں سنائیں گے مگر لوگ نہیں سنیں گے۔ تکالیف پہنچائیں گے، برا بھلا کہیں گے مگر ایسے موقعوں پر مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ امید رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ضرور کامیابی عطا کرے گا۔ وہ اتفاق اور وہ تائید جو کسی کے دل سے نہیں نکلتی سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح نہ وہ بے پرواہی اور ایذا رسانی جس کا سامنا ہو مضر ہو سکتی ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ جو ظاہرا طور پر تعریف و توصیف کرنے والے ہوں وہ یہ خیال کریں کہ ان کا یہ رویہ ان کے لئے مضر ہے اور وہ مخالفت شروع کر دیں۔ اسی طرح یہ بالکل ممکن ہے مخالفت کرنے والے محسوس کریں کہ ان کا رویہ شریفانہ نہیں ہے اور وہ اسے بدل کر تائید کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کی باتوں سے مبلّغ کو متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن حالت یہ ہے کہ ذرا کسی مبلّغ کو کوئی خوشکن بات معلوم ہو وہ لکھ دیتا ہے کہ عنقریب یہ سارا ملک فتح ہو جائے گا اور ذرا تکلیف پیش آجائے تو لکھ دیتا ہے کہ اس ملک میں تبلیغ کرنے سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

اگر مبلغوں کی اس قسم کی خط و کتابت کا چارٹ تیار کیا جائے تو وہ ٹائیفائڈ کے چارٹ کی طرح کا ہو گا جس میں بخار کا اندازہ لگانے والی لکیر کبھی اوپر ہوتی ہے اور کبھی یک لخت نیچے چلی جاتی ہے۔ ایک مبلّغ ایک ہی ملک میں ایک وقت اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہے لیکن وہی مبلغ اسی ملک میں دوسرے وقت میں اپنے آپ کو بالکل ناکام قرار دے رہا ہوتا ہے اور اس طرح لکیر یک لخت نیچے چلی جاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ظاہری وقتی حالات سے متاثر ہو کر جھٹ ایک رائے قائم کر لیتے ہیں حالانکہ ایسے لوگ جو ظاہرا طور پر تائید کر رہے ہوں ہدایت نہیں پا سکتے۔ اور جو بظاہر مخالفت میں لگے ہوئے ہوں ان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ہدایت نہیں پا سکیں گے۔ ان دونوں قسموں کے لوگوں کو دیکھ کر کوئی رائے قائم کرنا صحیح طریق نہیں ہے۔ صحیح طریق وہی ہے جس میں وقتی جذبات کو شامل نہ کیا جائے کیونکہ وقتی جذبات بدلتے رہتے ہیں۔ ہر انسان کے متعلق جب ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بعض جذبات طبعی ہوتے ہیں اور بعض عارضی۔ ماں باپ کو اپنی اولاد سے، بیوی خاوند کو ایک دوسرے سے، بھائی کو بہن سے اور بہن کو بھائی سے ایک دائمی محبت ہوتی ہے اور ایک وقتی جو تفصیلی امور سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک بیٹے کے متعلق ایک وقت باپ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ نالائق ہے اس سے مجھے کیا تعلق۔ لیکن دوسرے وقت وہ کہتا ہے یہ بیٹا میرا سہارا ہے اسکے سوا میرا اور کون ہے۔

مبلّغین کو چاہئے کہ جب وہ تبلیغی امور کی رپورٹ لکھیں تو عارضی جذبات اور وقتی معاملات کو نظر انداز کر کے اصل حقیقت بیان کریں۔ کیونکہ صبح کے واقعات شام کو اور شام کے واقعات صبح کو غلط ثابت ہو جاتے ہیں اور ان پر زور دینا اپنی کمزوری کو ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ ہر قسم کے واقعات میں سے اس چیز کو لے لو جو حقیقی ہے اور جو تار کے طور پر سب واقعات میں چلی جاتی ہے۔ دیکھو تسبیح کو اگر کسی جگہ سے پکڑ کر لٹکایا جائے تو اس کا ایک حصہ اوپر ہو جائے گا اور دوسرا نیچے۔ مگر یہ اس کی ظاہری حالت ہو گی ورنہ تاگا ایک ہی ہو گا جو اوپر نیچے یکساں چلا گیا۔ یہی حالت قوموں کی ہوتی ہے اور اسی کو بدلنا اور اسی کی اصلاح کرنا ہمارا فرض ہے۔

ایک بڑے مضبوط آدمی کو نزلہ اور زکام کی شکایت ہو جاتی ہے لیکن ایک کمزور محفوظ رہتا ہے۔ اس سے اگر کوئی یہ اندازہ لگائے کہ وہ جسے زکام نہیں ہوا وہ زیادہ طاقتور ہے اور وہ جسے زکام ہوا وہ کمزور ہے تو یہ غلط ہو گا۔ طاقت اور کمزوری کے لئے صحت کے اصل رشتے اور تار کو دیکھنا چاہئے نہ کہ ایک آدھ دن کی بیماری یا صحت کو دیکھنا چاہئے۔ اگر آپ لوگ اس نکتہ کو یاد رکھیں گے تو نہ خوشی کے وقت اصل حقیقت آپ کی آنکھوں سے اوجھل ہو گی نہ کوئی غم اور تکلیف آپ کو مایوس کرے گی اور نہ اتار چڑھاؤ کے جذبات سے آپ لوگ متاثر ہونگے۔ کیونکہ دیکھ سکیں گے کہ حقیقت وہ ہے جو ان سب واقعات کے بیچ میں سے اسی طرح گزرتی ہے جس طرح منکوں میں سے تاگا۔

پس جب تم تبلیغ اسلام کا کام کرو تو نتائج کا انحصار درمیانی واقعات پر مت رکھو۔ اسی طرح جب تم رپورٹ لکھو تو بھی اس بات کو مد نظر رکھو۔ یہ وہ بیک گراؤنڈ (Background) ہے جس پر تمہاری جدوجہد کی بنیاد ہونی چاہئے اور یہ اکثر ظاہر کے خلاف ہوا کرتی ہے۔ تمہیں اپنے کام میں پس پردہ حالات کو نگاہ میں رکھنا چاہئے اور انہی پر انحصار کرنا چاہئے۔

دوسری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کام کرنے کا معیار دنیا میں عام طور پر فرق رکھتا ہے۔ کئی لوگ تھوڑا کام کرتے ہیں لیکن سمجھتے ہیں وہ بڑا کام کرتے ہیں۔ کئی لوگ بہت کام کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ تھوڑا کیا۔ صحیح طریق یہ ہے کہ دوسری قوموں کے کام کا اندازہ لگا کر اسے اقل ترین معیار قرار دیا جائے اور پھر اپنے کام کو دیکھا جائے کہ وہ کس قدر ہے۔ کام کا وہ اندازہ جو اپنی طبیعت کی حالت سے لگایا جائے وہ طبیعت کی پریشانی کے لحاظ سے ہوتا ہے کہ بہت کام کیا یا کم۔ لیکن طبیعت کے پریشان ہونے سے جو بوجھ اور تکان محسوس ہوتی ہے وہ اس بات کا ثبوت نہیں ہوتا کہ بہت کام کیا بلکہ یہ کام کرنے کے خلاف جذبہ ہوتا ہے۔ میرا یہ احساس ہے جس کا میں کئی بار اظہار کر چکا ہوں اور شاید مجلس میں اس کا بیان کرنا موزوں نہ ہو مگر چونکہ اس بات کی اصلاح کی ضرورت ہے اس لئے میرے نزدیک اس کے بیان کرنے میں حرج نہیں۔ میرا احساس یہ ہے کہ ہمارے مبلغین عام طور پر کام کرنے کے معنی نہیں سمجھتے۔ میں جو کچھ ان کے متعلق سمجھتا ہوں ممکن ہے وہ غلط ہو۔ مگر میرا خیال ہے کہ اس وقت مبلّغ جو کام کر رہے ہیں انسانی نقطۂ نگاہ سے اس سے دس گنا زیادہ کام کیا جا سکتا ہے، اگر وہ صحیح طور پر اپنے اوقات صرف کریں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ دیدہ دانستہ فارغ بیٹھے رہتے ہیں مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ جسے وہ کام کہتے ہیں اس کے لحاظ سے وہ فارغ رہتے ہیں۔

میں نے بار بار مبلغین کو توجہ دلائی ہے کہ ان کے کام کے معنی صرف تقریریں کرنا نہیں۔ جب تک وہ اپنا کام صرف تقریریں کرنا سمجھیں گے اس وقت تک ان کا بہت سا وقت فارغ ہی رہے گا۔ کیونکہ سارا دن کوئی شخص تقریریں نہیں کر سکتا۔

میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت دیر تک بول سکتا ہوں اور جن لوگوں سے میں ملا ہوں ان میں سے کوئی ایسا نہیں جو باوجود اس کے کہ میری صحت کمزور ہے، مجھ سے زیادہ دیر تک بول سکتا ہو۔ مگر میں جانتا ہوں کہ تقریر کرنے کے بعد اس قدر کوفت ہوتی ہے کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ممکن ہے میرا یہ اندازہ اپنے متعلق ہو اور کوئی اور شخص ہر روز بارہ گھنٹے بول سکتا ہو اور ۱۲ سال یا ۲۰ سال یا ۵۰ سال تک روزانہ اسی طرح بول سکتا ہو مگر میں یہی سمجھتا ہوں کہ انسان ایک حد تک بول سکتا ہے۔ زیادہ لمبا عرصہ نہیں بول سکتا۔ کیونکہ جس طرح انسان کا ہر عضو تھکتا ہے اسی طرح بولنے سے گلے میں بھی تھکاوٹ ہوتی ہے اور جس طرح اور محنتیں دماغ پر اثر کرتی ہیں بولنے کی محنت ان سے زیادہ اثر کرتی ہے۔

ان حالات میں یہ سمجھنا کہ مبلّغ کا کام صرف تقریریں کرنا ہے اور وہ چھ سات گھنٹے اپنی دوسری ضرورتوں میں صرف کرنے کے بعد باقی سترہ اٹھارہ گھنٹے روزانہ کام میں لگا سکتا ہے، درست نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک مبلّغ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا کام صرف تقریریں کرنا ہے اس وقت تک وہ فارغ ہی رہیں گے، باوجود اس کوفت کے جو تقریریں کرنے سے انہیں ہوتی ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ہو گا جبکہ کوئی دوسرا کام نہ ہو۔ لیکن جب اور کام بھی ہو تو باوجود اضمحلال کی حالت کے وہ کام کر سکتے ہیں۔

میں نے اس طرف بار بار توجہ دلائی ہے کہ **مبلّغین کا کام صرف تقریر کرنا نہیں بلکہ تربیت کرنا ہے اور دوسروں میں کام کرنے کی روح پیدا کرنا ہے۔ پھر تالیف و تصنیف کا کام ہے۔** خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلطان القلم کا خطاب دیا ہے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہونے والوں کو بھی اس صفت کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ **پھر غرباء کی ترقی کا خیال رکھنا، بیکاروں کو کام پر لگانے کی کوشش کرنا، مصیبت زدوں کو مفید مشورے دینا۔ دوسرے لوگوں کے مفید اور اچھے کاموں میں دلچسپی لینا بھی مبلغین کے لئے ضروری ہے۔** مثلاً بیواؤں کی امداد کرنے والی انجمنیں خواہ غیر احمدیوں کی ہوں یا سکھوں کی یا ہندوؤں کی ان میں شامل ہو کر جو مبلّغ کام کرتا ہے وہ تبلیغ کا ہی کام کرتا ہے اور اس قسم کے کام تبلیغ کا حصہ ہیں۔

اگر فی الحال یہ نہ سہی تو **اپنی جماعت کی ایسی ضروریات موجود ہیں جن میں مبلّغ حصہ لے سکتا ہے۔ مثلاً رشتہ ناطہ کی مشکلات کو حل کرنا، بے کاروں کے لئے کام تجویز کرنا، مصیبت زدوں سے ہمدردی کرنا۔** یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کے کرنے سے اس قسم کی تکان نہیں ہوتی جو تقریر کرنے سے ہوتی ہے۔ اور اس طرح انسان سارا وقت کام میں صرف کر سکتا ہے۔ اگر ایک مبلّغ اپنی رپورٹ نہیں بلکہ دوسرے مبلغین کی رپورٹیں پڑھے تو میرا خیال ہے کہ مبلغین کے کام کے متعلق وہی اندازہ اس کا ہو جو میرا ہے اور اپنی ذات کے متعلق اندازہ لگانے میں خواہ کسی میں کام کرنے کا کتنا ہی جوش ہو انسان غلطی کر سکتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسری طرف غلطی کا رخ ہو جائے یعنی انکسار کی طرف اور اپنے کام کو ہیچ سمجھنے کے متعلق مگر زیادہ تر غلطی اپنے کام کو زیادہ سمجھنے کی لگتی ہے۔ پس اگر مبلّغ دوسروں کی رپورٹیں پڑھیں تو اندازہ لگالیں گے کہ ان کا زیادہ وقت بیکار گزرتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ تقریر کرنا اصل تبلیغ نہیں۔ **تبلیغ زیادہ تر عملاً ہوتی ہے۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تبلیغ میں تقریروں کا بہت کم حصہ ہے۔ عام طور پر لوگوں کی امداد کرنا، ان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کرنا، ان میں خدمت دین کی روح پیدا کرنا اصل کام تھا۔** اسی طرح پر ہر ایک مبلغ بہت کام کر سکتا ہے اور عمر بھر کر سکتا ہے کیونکہ ان خدمات کے کرنے میں کسی ایک عضو کو استعمال نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ مختلف کاموں کے لئے مختلف اجزاء استعمال کئے جاتے ہیں۔ بعض خدمات ہاتھوں کے ذریعہ کی جاتی ہیں، بعض کانوں سے اور بعض آنکھوں سے، بعض پاؤں سے اور بعض زبان سے۔ اگر مبلغین مختلف کام کرنا اپنے ذمہ لے لیں گے تو انکا کوئی عضو اس قدر نہ تھکے گا کہ وہ اور کام کرنے کے قابل نہ رہیں۔ کیونکہ کبھی ہاتھ کام کر رہے ہونگے، کبھی پاؤں، کبھی زبان اور کبھی پیٹھ کام کر رہی ہوگی۔ یعنی بوجھ اٹھانے کا موقعہ ہو تو پیٹھ سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اب بڑا نقص یہ ہے کہ ایک حصۂ جسم سے کام لیا جاتا ہے اور باقیوں کو بے کار چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اب جو مبلغ بیرونی ممالک میں جارہے ہیں انہیں خصوصیت سے میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان ملکوں میں جارہے ہیں جہاں لوگ اپنے ہر عضو سے کام لینے اور بہت سرگرمی سے کام کرنے کے عادی ہیں۔ انواع واقسام کے کام کرنے کے عادی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ شیطان کے لئے کام کرتے ہیں۔ **ہمارے مبلغین کو خدا تعالیٰ کیلئے کام کرنا چاہئے۔** ان ممالک کے لوگ رات دن محنت کرنے کے عادی ہیں اور اگر صرف محنت کرنا خدا تعالیٰ کی بخششیں حاصل کرنے کے لئے کافی ہوتا۔ تو یوروپ اس بات کا مستحق ہوتا کہ خدا تعالیٰ کی بخشش حاصل کر سکے۔

وہ لوگ ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے کام کرتے ہیں اور ان کو دباتے ہوئے آگے نکل آتے ہیں۔ پرسوں ہی ہندوستان کے ایک سابق وائسرائے لارڈ ریڈنگ کے فوت ہونے کی خبر اخبارات میں چھپی ہے۔ وہ پہلی دفعہ ایک ادنیٰ مزدور کی حیثیت سے ہندوستان میں آئے تھے۔ پھر جب وہ وائسرائے کی حیثیت سے بمبئی میں اترے تو انہوں نے کہا کہ آج میں وہ بات بتاتا ہوں جو کسی کو معلوم نہیں اور وہ یہ کہ میں پہلی دفعہ ساحل ہندوستان پر جہاز میں کوئلہ ڈالنے والے لڑکے کی حیثیت سے اترا تھا۔ مگر آج وائسرائے کی حیثیت سے آیا ہوں۔ اسی طرح ایڈیسن جو بہت بڑا موجد گزرا ہے فونوگراف وغیرہ کا۔ وہ اپنی ابتدائی زندگی میں خطوط پہنچانے والے لڑکے کا کام کرتا تھا۔ اور وہ نو سال سے کام کرنے لگا۔ ادھر ادھر چٹھیاں پہنچانا اس کا کام تھا۔ اس وقت ایک خط پہنچا آنے کے بعد دوسرا خط ملنے تک اسے جو وقفہ ملتا اس میں سائنس کی کتابیں پڑھتا رہتا اور آخر اس نے وہ ترقی حاصل کی جسے ساری دنیا جانتی ہے۔

غرض انواع و اقسام کے کام کرنا، انواع و اقسام کی باتوں میں دلچسپی لینا، انواع و اقسام کے علوم کا مطالعہ کرنا جہاں انسان کو فارغ رہنے کی لعنت سے بچا سکتا ہے وہاں اس کے لئے ترقی کے راستے بھی کھول دیتاہے۔ ہمیں یوروپ کی اتباع نہیں کرنی چاہئے۔ اور میں دوسروں سے بہت زیادہ اس کا مخالف ہوں مگر میں سمجھتا ہوں کہ **جو شخص خدا تعالیٰ کی خاطر ان علوم کی طرف توجہ کرتاہے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ نکات اخذ کر سکتا ہے۔** سائنس کیاہے؟ خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سائنس کے متعلق غور کرنے والے غلطیاں کر سکتے ہیں۔ جس طرح قرآن کریم پر غور کرنے والے بھی غلطیاں کر سکتے ہیں مگر اس سے قرآن کریم پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اسی طرح اگر کوئی سائنس وغیرہ علوم پر غور کرنے والا غلطی کرتا ہے تو اس سے وہ علوم برے نہیں سمجھے جاسکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ان سے بھی فوائد حاصل کریں۔ میں جب ان علوم کی کتابیں پڑھتا ہوں تو مجھے ان میں بھی ایسی باتیں ملتی ہیں جو قرآن کریم کی صداقتوں کو واضح کرتی ہیں اور اسلام کی خوبیاں نمایاں کرتی ہیں۔

پس اس زمانہ میں انواع و اقسام کے جو علم نکل رہے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان کی طرف توجہ نہ کریں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مبلغ عام طور پر ان علوم کے نام تک نہیں جانتے۔ بیشک وہ سائنس کے ماسٹر نہ ہوں۔ مگر سائنس کی کتابیں پڑھنے سے ان کے معلومات میں وسعت پیدا ہوگی۔ اور قرآن کریم کے علوم سمجھنے میں مدد مل جائے گی۔ اس طرح ایک طرف تو دین کے نکات سمجھنے میں انہیں مدد ملے گی اور دوسری طرف ان علوم کی وجہ سے پیدا شدہ غلطیوں کی اصلاح کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔

لوگوں کے ہزاروں عقائد اور خیالات کی بنیاد سائنس اور فلسفہ پر ہے گو بظاہر ایسا نظر نہ آئے لیکن پس پردہ یہی ہوتا ہے اور ان علوم کی کتب پڑھنے سے اس کا پتہ لگ سکتا اور اصلاح کا موقعہ مل سکتا ہے۔ مثلاً کفارہ کے متعلق عام طور پر جو کچھ بیان کیا جاتاہے اس سے سمجھا جاتاہے کہ عیسائیوں نے اسے ایجاد کیا لیکن دراصل اس کے پس پردہ رومی فلسفہ ہے جس کے نتیجہ میں کفارہ قرار دیا گیا۔ اور اس کی اصل شکل وہ نہیں جس طرح کہ اسے پیش کیا جاتاہے۔ اور ہم جب تک اس فلسفہ کی حقیقت نہ سمجھیں جس کے نتیجہ میں کفارہ پیدا ہوا اس وقت تک کسی ماہر اور عالم عیسائی کو قائل نہیں کر سکتے مسئلہ کفارہ پر گفتگو کرتے ہوئے ہم ایک عام عیسائی کو رُلا بھی سکتے ہیں اور ہنسا بھی سکتے ہیں لیکن جس نے عیسائیت کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہو اور کفارہ کی اصل حقیقت جانتا ہو وہ ہماری باتوں سے اس وقت تک متأثر نہ ہوگا جب تک ہم اس بات تک نہ پہنچیں۔ جو کفارہ کے اندر کام کر رہی ہے۔

پس ان علوم کا مطالعہ کرنا بھی ضروری ہے اور خدمت دین کے لئے نہایت مفید ہو سکتا ہے۔ مگر یاد رکھو ان کی ہر بات کی نقل بری ہے اور ان کی اصطلاحات سے مرعوب ہو جانا غلطی ہے۔ ہمارا کام مفید باتوں سے فائدہ اٹھانا اور مرعوب کرنے والی باتوں کو توڑنا ہے۔

اصطلاحات کیا ہوتی ہیں۔ دراصل وہ علوم کے سمجھنے کے لئے اشارے ہوتے ہیں۔ ایک لمبے فقرہ کو اشارہ کے ذریعہ ادا کیا جاتاہے نہ کہ وہی علم ہوتاہے۔ پس دوسروں کی قائم کردہ اصطلاحات سے مرعوب ہونا بے وقوفی ہے اور علوم کی بنیاد ان پر رکھنا نادانی ہے، اس کا بھی مرتکب نہ ہونا چاہئے۔ پس ہر علم کی کتابیں پڑھی جائیں اور ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔ اگر نصف یا چوتھائی حصہ ہی سمجھ میں آجائے تو وہی کام کے لئے کافی ہے۔

پھر تصنیف کرنا بھی مبلغین کے کاموں میں سے ایک اہم کام ہے۔ اور یہ مستقل یادگار ہوتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ وقت دے اور توفیق دے تو ضرور اس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ ہزاروں مسائل ایسے ہیں جن کے متعلق ضرورت ہے کہ ان پر احمدی نقطۂ نگاہ سے لکھا جائے اور انہیں حل کیا جائے۔ پہلے لوگ ان کے متعلق اس رنگ میں لکھ ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ ان کے لئے وہ عقدۂ لاینحل تھے۔ مثلاً اسلام میں اختلافات پر میں نے جو لیکچر دیا اور جس میں مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں اور جھگڑوں کے اسباب اور وجوہات بیان کیں۔ اس کے متعلق بڑے بڑے تاریخ دان تسلیم کرتے ہیں کہ یہ باتیں ان پر پہلے نہ کھلی تھیں حالانکہ وہ اسلامی تاریخ کی کتابیں پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ وجہ یہ کہ وہ نقطہ ہم پر ہی کھل سکتا تھا۔ ہم سے پہلے اسلام سے بُعد کی وجہ سے یہ بات لوگوں کے ذہنوں سے مٹ چکی تھی کہ رسول کی قوت قدسی عام حالات سے نمایاں ہونی چاہئے۔ اسی طرح یہ خیال کہ بشریت کی غلطیوں سے صحابہ آزادانہ تھے۔ ان باتوں کے مٹ جانے کی وجہ سے سنّی ایک طرف چلے گئے اور شیعہ دوسری طرف۔ لیکن ہم نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قرآن کریم کو دیکھا، آپؑ کے عمل اور اثر کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ نبی دنیا میں پاک جماعت قائم کرنے کے لئے آتاہے مگر اس کے ماننے والوں سے بشری غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔ اس بات نے ہمیں اسلامی تاریخوں کے سمجھنے میں مدد دی اور ہم اصل حقیقت تک پہنچ گئے۔

میں نے اپنے اس مضمون میں صرف طبری کو لیاہے اور اس بات کو مدّ نظر رکھاہے کہ ہم یہ مان ہی نہیں سکتے کہ تمام صحابہ بددیانت اور خائن اور مفسد ہو سکتے ہیں۔ اُدھر ہم یہ بھی نہیں مان سکتے کہ اسلامی تاریخوں میں جو باتیں آئی ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ ان میں اگر کچھ جھوٹ ہے تو سچ بھی ضرور ہے۔ یہ نکتہ ہے جس کو پیش نظر رکھ کر میں نے طبری کا مطالعہ کیا اور مجھے معلوم ہوا کہ طبری میں دو متوازی روایات چل رہی ہیں۔ ایک کو وہ غلط قرار دیتا ہے اور دوسری کو صحیح۔ عام لوگ اس بات کو اس لئے نہ سمجھ سکے کہ طبری ان باتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے مختلف مقامات پر لاتا ہے۔ ان ٹکڑوں کو میں نے نکال کر ایک جگہ رکھ دیا۔ دوسرے لوگ دونوں قسم کی روایتوں کو آپس میں ملانے کی کوشش کرتے رہے مگر وہ نہ ملیں۔ اور جب سلسلہ ٹوٹا تو ایک روایت کو غلط قرار دے دیا اور دوسری کو صحیح۔ جس روایت میں کسی بڑے صحابی کا نام آگیا اسے صحیح کہنے لگ گئے اور دوسری کو غلط مگر اس طرح کچھ نتیجہ نہ نکلتا۔ طبری نے جن روایات کو ترجیح دی ہے انہوں نے ان کو نہ سمجھا حالانکہ وہ وجوہ ترجیح بھی بتاتا ہے مثلاً ایک نقطہ نگاہ یہ ہے کہ ایک روایت سے صحابہ پر اعتراض پڑتاہے اور دوسرا یہ کہ اعتراض نہیں پڑتا۔ جن روایات سے اعتراض نہیں پڑتا ان میں واقعات کی کڑی ملتی جاتی ہے مگر جن سے اعتراض پڑتاہے ان میں واقعات کی کڑی نہیں ملتی اور یہ ان کے غلط ہونے کا کافی ثبوت ہے۔

اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاریخ اسلام پر کوئی لیکچر نہیں دیا مگر آپ کو قبول کرنے کی وجہ سے جو یہ بات ہمارے دماغوں پر حاوی ہو چکی ہے کہ رسول کے صحابہ سب کے سب گمراہ نہیں ہو سکتے اس سے اسلامی تاریخ کا نہایت پیچیدہ نکتہ ہم پر حل ہو گیا اور جن لوگوں تک میری وہ کتاب پہنچی ہے انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس میں وہ عظیم الشان بات بیان کی گئی ہے جو اس سے پہلے انہیں معلوم نہ تھی۔

پس ہمیں وہ سہولتیں حاصل ہیں جو دوسروں کو میسر نہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے ایسی روشنی بخشی ہے جو اَوروں کے پاس نہیں۔ اس لئے ہم سابقہ مشکلات کا حل کر سکتے اور اسلام کی صداقت کو نئے سے نئے رنگ میں پیش کر سکتے ہیں۔

ہمارے مبلغین کے لئے ضروری ہے کہ ایسے مسائل کو حل کریں۔ مثلاً غرانیق العلیٰ کے قصہ کی تحقیق ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اور **ہزاروں مذہبی اور تاریخی مسائل ایسے ہیں جن کی وجہ سے اسلام پر اثر پڑتا ہے یعنی جن کے غلط رنگ میں پیش ہونے کی وجہ سے اسلام پر برا اثر پڑ رہا ہے اور ان کو اگر صحیح صورت میں پیش کیا جائے تو اسلام کے متعلق اچھی رائے پیدا کی جا سکتی ہے۔ پھر علمی، تمدنی، سیاسی ایسے مسائل ہیں جن کے متعلق احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے بہت کچھ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔** اور یہ کام مبلغ کر سکتے ہیں مگر نہیں کرتے۔ زنانہ تعلیمی کورس تیار کرنے کے متعلق کئی بار اخبار میں اعلان کیا گیا مگر اس کے متعلق کوئی کام نہ ہوا حالانکہ مبلغین کے پاس اس قسم کا کام کرنے کے لئے کافی وقت ہوتاہے۔

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اب زمانہ ایسا ہے جس میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب تبلیغ کر رہی ہے اور ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں یہ دعا کریں اگلے سال اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو کروڑ کا نظارہ بھی دکھادے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقبولیت جو دلوں میں ڈالی جارہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجہ میں ہے اور رسول کی سچی محبت کے نتیجہ میں ہے

اس ارادہ سے تبلیغ کریں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۹؍اکتوبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۹؍اخاء ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ . وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ (سورة آل عمران آيت ٣٢)

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت یا خدا کی محبت رسول اللہ کی پیروی سے پہچانی جاتی ہے۔ یونہی دعویٰ کر دینا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت ہے یا اللہ سے محبت ہے یہ محض زبانی بات ہے۔ اس قرآن کریم کی آیت نے دیکھیں کتنی بلاغت کے ساتھ اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے بھی محبت کرو۔ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ میری پیروی کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہی آیت ہے جو آج خطبے کا عنوان ہے اور اس سلسلے میں مختلف احادیث نبوی کے حوالے سے میں مضمون واضح کروں گا۔ کچھ تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مواد اتنا اکٹھا ہو گیا ہے کہ شاید دو خطبوں پر اس کو ممتد کرنا پڑے مگر دیکھتے ہیں کس حد تک مضمون کو میں بیان کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور حسن ثناء میں سے بعض ایسی باتیں کھولی ہیں جو مجھ سے قبل کسی اَور شخص پر نہیں کھولی گئیں"۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو حمد و ثنا کا مضمون خدا تعالیٰ نے خود سکھایا ہے وہ اس سے پہلے دنیا کے کسی نبی کو بھی نہیں سکھایا گیا۔

فُضالہؓ بن عُبید بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا۔ اُس نے آپ پر درود نہ بھیجا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ پھر آپؐ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اَور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو الحمد للہ اور ثنا سے شروع کرے۔ پھر اسے چاہئے کہ نبی (ﷺ) پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے"۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنے پر درود بھجوانے کا شوق نہیں تھا ایک ذرہ بھی۔ اس لئے آپ نے درود کی ہدایت بھجوائی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر سچے دل سے جو درود بھیجتا ہے اللہ اس درود کو اس پر واپس کرتا ہے اور وہ اور اس کے فرشتے گویا ایک اعلان کر رہے ہیں کہ یہ شخص ہے جو نبی کریم سے محبت کرنے والا ہے۔ اس لئے اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تو یہ ہماری خاطر ہے۔ یہ نہ کوئی سمجھے کہ نعوذ باللہ من ذٰلک ہمارے درودوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم آپؐ پر درود بھیجیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں وہ ہوں وہ اپنے ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ یہ بخاری باب حلاوۃ الایمان سے حدیث لی گئی ہے۔ تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

مشکوٰۃ باب الشفقة والرحمة على الخلق سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراء بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔

اب دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کس قدر معرفت کی آنکھ سے اپنے صحابہ کی حرکتیں دیکھتے تھے اور ان کی تربیت فرماتے تھے۔ یہ ظاہری طور پر جو بزرگ لگے اس کے منہ کا پانی، اس کے ہاتھوں کا پانی اپنے چہرے پر ملنا یہ ایک رسم بھی ہو سکتی ہے جس کا حقیقی کوئی بھی معنٰی نہیں اور یہ رسمیں عام طور پر لوگوں کو حقیقت سے دور کر دیتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پوچھا ایسا تم کس وجہ سے کر رہے ہو۔ کیا وجہ ہے کہ تم میرے وضو کے پانی کو اپنے چہرے پہ ملتے ہو۔ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے واقعی محبت کرتے ہو، اب لفظ "واقعی" پر زور ہے سارا، اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے واقعی محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے'۔ اب یہ باتیں وہ بیان فرمائی ہیں کہ اس میں اتباع رسول آجاتی ہے ساری، محبت کا دعویٰ اور پانی ملنا اپنی ذات میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ فرماتے ہیں "چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرو"۔ یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا تربیت کا انداز تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ اب یہ وہ حدیث ہے جس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکار کر کہتا ہے یقیناً اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس

سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل بھی اُس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر جبریل اہلِ سماء میں منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر اہلِ سماء بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس شخص کے لئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ یہی مضمون ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر اصلیت میں صادق آتا ہے۔ یہی مضمون ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں دہرایا گیا ہے اور آپ کی مقبولیت جو دلوں میں ڈالی جا رہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں ہے اور رسول کی سچی محبت کے نتیجے میں ہے۔

یہ روایت بھی بخاری کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مَیں اُسے، اُس کے باپ، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک شخص کو ایک سریّہ کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا۔ وہ ہر نماز میں قراءت کے آخر پر سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتا تھا۔ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"۔ صحابہ جب سریّہ سے لوٹے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا۔ چنانچہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں سورۃ اخلاص اس لئے پڑھتا ہوں کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفات کا ذکر ہے اس لئے مجھے اس کا پڑھنا بہت پسند ہے۔

خدائے رحمان کی صفات کا تو بے شمار ذکر ہے قرآن کریم میں مگر یہ سورہ اخلاص ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ ایسا مقام رکھتی ہے کہ جس کو غیروں نے بھی ہمیشہ رشک سے دیکھا ہے اور بڑے بڑے بدباطن اسلام کے مخالفوں نے بھی اس سورۃ پر رشک کیا ہے یا حسد کیا ہے مگر اس کی تعریف سے باز نہیں آسکے۔ تو یہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابی کو محض اس لئے پیاری لگتی تھی کہ سورۃ اخلاص جیسا اخلاص کسی اور سورۃ میں ظاہر نہیں ہوتا۔ تو آپ نے منع نہیں فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ہر تلاوت کے بعد یہ ادا کرے۔ اگر وہ سورۃ الناس کی بھی تلاوت کرتا تھا تو پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پھر بھی پڑھ دیتا تھا۔ اس سے یہ ضمنی مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ بعض دفعہ ایک انسان مثلاً کبھی بھول بھی جاتا ہے اور کوئی بعد کی سورۃ پہلے پڑھ لیتا ہے تو جو متشدد مُلّانہ مزاج رکھتے ہیں وہ فوراً ٹوکتے ہیں کہ وہ پہلے آئی ہوئی ہے وہ پہلے پڑھنی چاہئے تھی، یہ بعد میں پڑھنی چاہئے تھی۔ مگر میں اسی حدیث سے استنباط کر کے کہتا ہوں کہ کوشش یہی کرنی چاہئے مگر بھول چوک بھی ہو جاتی ہے۔ اور اس حدیث سے ثابت ہے کہ اگر بھول کر کوئی سورۃ جو بعد میں آئی ہے وہ پہلے پڑھ دی جائے یا پہلے آئی ہے بعد میں پڑھ دی جائے تو اس سے کوئی ایسا نقصان نہیں ہے۔

بہرحال جب سریّہ سے لوٹے تو اس کا یہ جواب ہے سننے والا۔ اس کا یہ جواب سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اب یہ حدیث ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے اللہ! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

یہ وہ دعا ہے جس کو حتی المقدور اصل الفاظ میں یاد کرنا ضروری ہے کیونکہ جو اصل الفاظ میں بغیر ترجمہ کے یہ دعا پڑھنے کا مزہ آتا ہے وہ بالکل اور ہی چیز ہے۔ اس لئے میں نے یہ حدیث سامنے رکھی ہوئی ہے اس کو میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَام۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا تھی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُ حُبَّكَ اے میرے اللہ میں تیری محبت کی استدعا کرتا ہوں۔ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہو وَالْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اور ایسے عمل کی درخواست کرتا ہوں کہ جو عمل کرنا مجھے تیری محبت میں بڑھا دے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ اے میرے اللہ! اپنی محبت مجھے زیادہ محبوب کر دے مِنْ نَفْسِیْ اپنی جان سے وَاَهْلِیْ اور اپنے اہل و عیال سے وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ اور ٹھنڈے پانی سے۔

ٹھنڈے پانی کا جو ذکر فرمایا گیا ہے مراد یہ ہے کہ جب پیاس سے جان کنی کی حالت ہو تو اس وقت سوائے ٹھنڈے پانی کے کوئی چیز تسکین نہیں دیتی۔ جو کوکاکولا کے شوقین ہیں ان کو بھی یہ تجربہ ہو سکتا ہے۔ جب پیاس سے جان نکلنے والی ہو بظاہر، اس وقت جو ٹھنڈے پانی کا مزہ ہے وہ بالکل ہی اور مزہ ہے تو مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ اِس لئے فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی اہم کام ہو اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔

اس سے مجھے اپنا ایک دلچسپ واقعہ یاد آ گیا۔ ابھی حال ہی میں میرے بچے کارنوال گئے ہوئے تھے سیر کے لئے۔ ایک زمانے میں مجھے بھی شوق تھا کہ انگلستان کے مختلف خوبصورت علاقوں کی سیر کروں۔ اس زمانے میں عیسائیوں کے ایک بڑی خاص ادا تھی ہوشیاری کی کہ وہ جو باہر سے آئے ہوئے طلباء ہوتے تھے ان کو پھنسانے کے لئے اچھی سیر گاہوں کے لئے ایک ہفتہ مفت ٹھہرنے کی دعوت دیا کرتے تھے اور باہر سے آنے والے طلباء کو پیسوں کی کمی ہوا کرتی تھی ان کو اور کیا چاہئے۔ تو ایک دعوت مجھے بھی ملی کہ Lands End جو کارنوال کے ایک کونے میں ہے، آخری کونہ ہے۔ اور Lands End وہاں ایک عیسائی عورت نے دعوت دی ہے کہ آپ میرے گھر ٹھہریں ایک ہفتہ کھانا، پینا، ٹھہرنا سب کچھ مفت ہو گا۔ تو مجھے اور کیا چاہئے تھا۔ میں نے فوراً حامی بھر دی اور چلا گیا۔ اب ان کی ہوشیاریاں بتاتا ہوں۔ جو طلباء آج کل بھی اس قسم کے جال میں پھنسائے جانے والے ہوں ان کو اس سے سبق لینا چاہئے۔ وہاں گیا تو جب کھانا شروع ہونے لگا تو اس نے منہ سے یوں یوں کر کے کچھ پڑھا اور میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو مجھے کہتی ہے آپ بے شک شروع کر دیں ہمیں تو حکم ہے کہ جو کھانا Grace کے بغیر کھایا جائے وہ کھانا بے برکت ہوتا ہے اس لئے آپ کے دین میں تو یہ بات نہیں ہے آپ بے شک کھاتے رہیں ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔

میں نے اس سے کہا آپ کے ہاں صرف کھانے کا ذکر ہے؟ اسلام میں تو ہے کہ ہر کام جو بسم اللہ کے بغیر کیا جائے بے برکت ہوتا ہے۔ بوٹ پہنتے وقت بھی ہم بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں، کپڑے بدلتے وقت بھی بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ تو وہ بے چاری اتنی شرمندہ ہوئی کہ اس کو خیال تھا کہ اس بہانے سے وہ اپنے عزیزوں کو اور زیادہ اسلام سے دور اور عیسائیت کے قریب کرے گی۔ اپنے ایک داماد کو بھی اس نے وہاں بلایا ہوا تھا۔ اب اس نے جب میری بات سنی تو اس کا دل متاثر ہوا مگر مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ اس عورت نے ایہاں یہ مسئلہ نہیں چھیڑنا اور پسند نہیں کرے گی کہ اس کے داماد پہ میں اثر ڈالوں۔ تو میں اس کو لے کر سیر کے بہانے دور سمندر کے کنارے پہنچ جایا کرتا تھا اور ساحل پر بیٹھ کے اس کو بتایا کرتا تھا دیکھو اسلام کی یہ خوبی ہے، وہ خوبی ہے، وہ خوبی ہے۔ وہ بڑے شوق سے سنتا تھا اور اس عورت کو پتہ نہیں تھا کہ میں کیا باتیں کرتا ہوں۔ وہ سمجھتی تھی کہ ہم صرف سیر ہی کر رہے ہیں۔

بہرحال خرچہ تو اس نے اٹھایا ہی ہوا تھا، وعدہ کیا ہوا تھا سارے ہفتے کا کھانا پینا، اچھا کھانا کھاتے تھے وہ مفت ہمیں ملا اور مفت میں ایک مسلمان بھی بن گیا۔ وہ لڑکا جو اس کا داماد تھا اس نے مجھے یاد ہے آخری دن مجھ سے کہا کہ اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں تم سے دوبارہ ملاقات کر سکوں گا کہ نہیں مگر آج میں تمہارے ہاتھ پر ایک عہد کرتا ہوں کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے بعینہٖ وہی میرا مذہب ہے۔ جو اسلام تم نے بیان کیا ہے مجھے یہ توفیق ملے نہ ملے کہ میں کھلم کھلا اسلام میں داخل ہوں یہ الگ مسئلہ ہے مگر تم میرے گواہ رہو کہ میں مسلمان کی حالت میں ہوں اور اسی حالت میں تم سے جدا ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے غریقِ رحمت کرے۔ میں ہمیشہ اس کے لئے دعا کرتا ہوں یعنی جب بھی یاد آئے، کہ اس کے دل میں سچائی تھی۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کا کیا حال بنا مگر وہ ایسا تھا کہ اس کو اسلام سے سچی محبت ہو چکی تھی۔

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو"۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا "ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں"۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسے اس کی قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔ اس حدیث میں یا ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ کہ میرا بندہ جو میرے متعلق ظن رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ فرمایا تو وہ دیکھے کہ اللہ

پتے کی پتھری

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے

علاج قادیان آکر کروانا ہو گا

Phone No : 01872-71152

حکیم عبد الحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ویسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

یہ حدیث جس کا میں نے اشارۃً ذکر کیا تھا وہ اس لڑکے کی ساس کو جو میں نے سنائی تھی وہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو بھی اہم کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ اس میں صرف کھانے کی Grace کا ذکر نہیں بلکہ ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کرنا ضروری ہے۔ وہ جو میں نے الفاظ بیان کئے تھے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِی بِی وہ دوسری حدیث میں ہیں یہ حدیث جو میں نے پڑھی ہے اس میں وہ نہیں ہیں۔ اَنْ یَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی فَلْیَنْظُر کَیْفَ مَنْزِلَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عِنْدَهٗ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اپنی منزلت خدا کے ہاں معلوم کرے تو یہ دیکھے کہ اس کے ہاں خدا کی منزلت کیا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اس سے سلوک کرتا ہے۔

ایک حدیث۔ ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بہترین ذکر لا اله الا الله ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہے۔ اس حدیث سے متعلق آپ کو پہلے بھی کئی دفعہ سنا چکا ہوں یہ بات یاد آجاتی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا کہ مَنْ قَالَ لَاالٰهَ اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جس نے لَاالٰهَ اِلَّا اللّٰه کہہ دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ وہ اعلان کرنے لگ گئے مدینے کی گلی گلی میں اعلان کیا کہ جس نے لَاالٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت عمرؓ بہت زیادہ فہیم اور ذکی تھے۔ حضرت ابوہریرہ کو انہوں نے گردن سے پکڑ لیا کہ یہ تم کیا اعلان کر رہے ہو خبردار جو ایسی بات کی۔ انہوں نے کہا خبردار مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مَنْ قَالَ لَاالٰهَ اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّةَ آپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے۔ اسی طرح گردن میں ہاتھ ڈالے ڈالے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے کہ یارسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا؟۔ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا چھوڑ دو اس بے چارے کو۔ یہ ٹھیک ہے اعلان سے غلط فہمی ہو سکتی ہے لوگ سمجھیں گے کسی عمل کی ضرورت نہیں بس لَاالٰهَ اِلَّا اللّٰه کہہ دو اور سیدھا جنت میں چلے جاؤ۔

یہ وہ حدیثیں ہیں جو آج کے خطبے کے لئے میں نے چنی تھیں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات ہیں جو کافی لمبے ہیں اس لئے میں نے دو حصوں میں تقسیم کر دئے ہیں۔ اگر بچ گئے تو اگلا حصہ انشاء اللہ اگلے خطبہ میں بیان کر دیا جائے گا۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں"۔ کیا ملتے ہیں۔ جب نفس پاک ہو جائے تو برکات، انعام، معارف، حقائق اور کشوف یہ ملتے ہیں۔ "جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے"۔ اس لئے کشوف اور الہام کی خواہش نہ کرو بلکہ اتباع کی فکر کرو۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اتباع کرو گے تو اس کے نتیجے میں از خود خدا تعالیٰ کی طرف سے کشوف و الہام، رؤیاء مبارکہ وغیرہ سب تم پر اتریں گے۔

اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِی يُحْبِبْكُمُ اللّٰه"۔ یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہ فرمایا اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا۔ "اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل میں ہوں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل ہوں۔ ان نشانات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کے محبوبوں اور ولیوں کے قرآن شریف میں مقرر ہیں مجھے شناخت کرو"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

پھر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے"۔ "اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا" یہاں پیار کرنے پہ زور ہے۔ اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرے۔ "چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اُس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

یہ تو کسب اور سلوک کی ہم نے ایک مثال بیان کی ہے لیکن بعض اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کی شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ظاہر ہوتی ہے کہ فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ "اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حمل کے دوران بلکہ اس سے پہلے بھی یہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں جو بیٹا پیدا کرے یا بیٹی پیدا کرے وہ خدا سے محبت کرنے والا ہو، خدا سے محبت کرنے والی ہو۔ یہ دعائیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے سکھائی ہیں۔ پیدائش سے پہلے بھی اور حمل کے دوران بھی اور فرمایا ہے کہ اس کا بچے پر اثر پڑتا ہے اونچی آواز سے جو تم لوگ باتیں کرتے ہو اس کا بچے پر اثر پڑتا ہے۔

اب سائنس دانوں نے اس بات کو دریافت کر لیا ہے جو بات چودہ سو سال پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی تھی کہ حمل کے دوران اگر تم بیوی سے سختی سے بولو گے تو بچہ واقعی لرزتا ہے اندر۔ انہوں نے ایکسریز وغیرہ کے ذریعہ یہ کروا کے دیکھا ہے۔ وہ بچہ کانپ جاتا ہے اور اسی قسم کی بہت سی مثالیں بیان کی ہیں لیکن بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کے شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے"۔ وہ شکم مادر میں جو بناوٹ ہوتی ہے وہ ان باتوں کی وجہ سے جو میں بیان کر رہا ہوں، اس لئے ہو جاتی ہے ورنہ ہر بچہ ویسے فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے مگر فطرت پر پیدا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء محبت دل میں اس فطرت صحیحہ کے اوپر جوش مارے یہ بات جو ہے یہ اس ذریعے سے ہے جو رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں اور اس کے رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ایسا ان کو روحانی تعلق ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور پھر جیسا جیسا ان پر زمانہ گزرتا ہے وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی محبتِ رسول کی آگ ترقی پکڑتی ہے اور ان تمام امور میں خدا ان کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہاء تک پہنچ جاتی ہے تب وہ نہایت بے قراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے"۔

اب زمانہ ایسا ہے جس میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب تبلیغ کر رہی ہے اور ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں۔ دعا کریں اگلے سال اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو کروڑ کا نظارہ بھی دکھائے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ ایک کروڑ بھی مولوی کو ہضم نہیں ہو رہے۔ بہت مشکل پڑی ہوئی ہے نتیجۃً وہ انتقام کی آگ میں جل کر احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ کسی بہانے سے احمدیوں کو تکلیف پہنچائیں۔ اب جو نیا دور آیا ہے اس میں جو بھی ایڈمنسٹریٹر ہیں ان کی دل کی سچائی حقیقت میں اس بات سے پہچانی جائے گی۔ اگر اب بھی احمدیوں کو دہشت گردی کی کورٹ میں اس جرم میں بھیجا جائے گا کہ لَاالٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتے ہیں تو وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بہرحال کہتے چلے جائیں گے کوئی دنیا کی طاقت ان کو اس بات سے باز نہیں رکھ سکتی۔

اس لئے آئندہ دنوں کا میں بڑے غور سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ اگر جو بیانات ہیں وہ سچے ہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وہاں احمدیوں کے حالات اچھے کر دے گا۔ جب حالات اچھے ہو جائیں گے تو پھر جھوٹ بول بول کے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شکر کریں حالات اچھے ہو جائیں گے۔ وہیں پھر بجائے اس کے کہ یہ دعا کریں کہ آپ یہاں آئیں یہ دعا کریں کہ میں وہاں چلا جاؤں۔ تو یہ بھی ایک حکمت کی بات ہے اور ثابت ہو جائے کہ احمدیوں کو دنیا کی کوئی لالچ نہیں تھی بلکہ امام کے قریب ہونے کا شوق تھا۔ جو کچھ خدا نے دنیاوی فضل کئے ہیں وہ الگ ہیں وہ ہو چکے ہیں لیکن آئندہ یہ فضل زیادہ شان سے ظاہر ہونا چاہئے اور اہل ربوہ کی چیخ پکار بھی سنی جائے۔ اللہ اُن کے دن بھی پھیرے اور ہم سب کو پوری شان کے ساتھ ربوہ میں واپس کرے۔

چنانچہ یہ جو تبلیغ کے ذریعہ ہم پھیلتے ہیں اس میں ہرگز یہ مراد نہیں کہ عددی برکت ہو کیونکہ عددی برکت تو مسلمانوں میں، پاکستان میں ہی دس کروڑ سے زیادہ مسلمان ہیں۔ عدد کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ حقیقت وابستہ نہ ہو۔ اس لئے اس ارادے سے تبلیغ کریں کہ "خدا کا

جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے۔ تب ان کے لئے زمین پر خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا مگر انہی کو جو اس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں کہ جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔ یہ بات انہیں سے مخصوص ہے کہ حضرتِ الوہیت کے خاص اسرار ان پر ظاہر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے ان پر منکشف کی جاتی ہیں اور یہ خاص عزت دوسرے کو نہیں دی جاتی"۔(حقیقة الوحی ، روحانی خزائن جلد ۲۲ مطبوعه لندن صفحه ٦٨،٦٧)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے۔ یہی کہ اپنے والدین، جورو، اپنی اولاد، اپنے نفس غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جائے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآئَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو"۔

اب یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خاص نکتہ پیش فرمایا ہے۔ "اب یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو"۔ کیونکہ عیسائیوں نے باپ کہہ کر ٹھوکر کھائی تھی اور باپ کے نتیجے میں حضرت عیسیٰؑ کو گویا واقعۃً جسمانی بیٹا سمجھنے لگ گئے تھے۔ "یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کے لئے فرمایا اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا۔ باپ سے زیادہ ذکر کیا کرو۔ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا میں یہ مراد نہیں ہے کہ یا یہ کرو یا وہ کرو، یہ ایک محاورہ ہے کہ جب ہم باپ کے ساتھ محبت کہتے ہیں، باپ کی طرح محبت کرو، باپ سے نہ کہو تو مراد یہ ہے کہ باپ سے جو محبت ہے اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ محبت کیا کرو۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ کی جو دعا رسول اللہ ﷺ مانگا کرتے تھے اس میں اسی قسم کی محبت کا ذکر ہے۔

اب چونکہ پانچ منٹ رہ گئے ہیں اور نماز بھی پڑھنی ہے اس لئے یہ سارا مضمون اگلے خطبہ کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ شاید اس سے بھی آگے چلے مگر دیکھتے ہیں۔

☆......☆......☆

کلکتہ میں تبلیغی سیمینار

مورخہ 4/5 نومبر 1999 کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں آل بنگال احمدیہ تبلیغی سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں پورے صوبہ سے آئے ہوئے تقریباً ایک صد مبلغین معلمین کرام نے اس سیمینار کی بحث میں حصہ لیا۔

دو دنوں میں ۴ اجلاس کے سلسلہ میں مکرم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب۔ صوبائی امیر بنگال۔ خاکسار روشن علی۔ اور مکرم نور احمد صاحب کے علاوہ جناب محمد فیروز الدین انور صاحب مکرم جناب نسیم طاہر صاحب مبلغ انچارج کلکتہ کے ساتھ جناب سیف الدین صاحب (مبلغ) جناب طاہر منڈل صاحب (مبلغ) جناب منیر الحق صاحب (مبلغ) نے تعاون فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو نتیجہ خیز بنائے۔ اور خدا تعالیٰ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے مطابق پیاسی دنیا کو روحانی پانی سے سیراب کرنے کے سامان ہمارے ہاتھوں مہیا ہو۔ آمین ثم آمین۔ (روشن علی کلکتہ)

ایک احمدی مبلغ کی سائی سورج آشرم جمشید پور میں تقریر

جمشید پور میں سائی سورج آشرم کے نام سے ایک آشرم ستیہ سائی سورج بابا کی طرف سے چلایا جاتا ہے۔ 10/12/99 کو وہاں پر ایک سمیلن منعقد ہوا جسمیں اسلام کی تعلیمات کو پیش کرنے کے لئے خاکسار کو بلایا گیا تھا۔ خاکسار مکرم فصیل احمد صاحب معلم سید معین الحق صاحب اور سید جمیل احمد صاحب نائب صدر جمشید پور کے ساتھ ٹھیک شام ۴ بجے وہاں پہنچا۔ اور پورے ۴۰ منٹ خاکسار کو حقیقی اسلام کی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا اس پروگرام میں کم و بیش ۳۰۰۰ (تین ہزار) مرد و زن شامل تھے سب نے بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ پروگرام سنا اور خوشی کا اظہار کیا۔

آخر میں سائی سورج بابا نے کہا کہ "اسلام کی ان بہترین تعلیمات کو سننے کا پہلی بار یہ سنہرا موقع ملا۔ ہماری خواہش ہے کہ جمشید پور میں بڑے پیمانے پر ایک پیشوایان مذاہب جلسہ ہونا چاہئے۔ اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا یہ اچھا موقع ہوگا۔ اور انھوں نے جماعت احمدیہ کے نمائندے کو بار بار بلانے کی خواہش کا اظہار کیا۔

(محمد انور احمد: خادم سلسلہ جمشید پور)

دعائے مغفرت

محترم عبد الرؤف صاحب آف صالح پور اڑیسہ مبلغ ایک ہزار روپے (-/1000) اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی والدہ محترمہ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے نیز اپنی دینی و دنیاوی ترقیات اور بچوں کے روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر اڑیسہ)

درخواست دعا

محترم مرزا عبد السمیع صاحب آف جرمن تمام احباب کی خدمت میں محبت بھرا سلام اور عید مبارک عرض کرتے ہیں۔ موصوف کے گھٹنے اور بہو عزیزہ مس کنول کا ہرنیہ کا آپریشن ہوا ہے ہر دو آپریشن کی کامیابی کے لئے۔ اسی طرح بچوں کے دینی دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید بشارت احمد قادیان)

اعلان نکاح اور تقریب شادی

مورخہ 15/1/2000 بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم قضاء و صدر مجلس کارپرداز نے عزیزہ جمیلہ انجم نوری سلمہا بہا بنت مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی ساکن بھدرواہ کشمیر کا نکاح عزیز ضیاء الدین نیر ابن مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ مبلغ تین ۳ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اجتماعی دعا کے بعد بارات مکرم ظہور احمد صاحب رفیقی برادر اصغر مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی کے مکان پر پہنچی جہاں مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر قیادت اجتماعی دعا کے ساتھ دلہن کی رخصتی عمل میں آئی۔

مورخہ 17/1/2000 بعد نماز ظہر احمدیہ گراؤنڈ ناصر آباد میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کی خوشی کے اس موقعہ پر موصوف نے بطور شکرانہ یکصد روپے اعانت بدر میں ادا کیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ بدر)

شکریہ احباب

خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز ضیاء الدین نیر سلمہ ربہ، کی شادی خانہ آبادی کے موقعہ پر بہت سے بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے تہنیتی خطوط اور ٹیلیگرام موصول ہوئے ہیں جن کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں۔ اس لئے بذریعہ سطور ہذا خاکسار ان تمام بھائیوں اور بہنوں کے خلوص و محبت اور نیک تمناؤں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور خصوصی دُعاؤں کی درخواست کہ مولا کریم اس تعلق کو ہر دو گھرانوں کے لئے موجب صد رحمت و برکت بنائے۔ آمین۔ (جلال الدین نیر: ناظر بیت المال آمد قادیان)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR &

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان : 0092-4524-212515
رہائش : 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
☎: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

شیطانی دماغ کا مجموعہ "علاّمہ" طاہر القادری

﴿مکرم سید طفیل احمد شہباز مبلغ حیدر آباد﴾

ان دنوں بعض گھٹیا درجے کے اخبارات دنیوی لالچ جن کا مطمح نظر ہے صحافت کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام کے خلاف اخلاق سے گرے ہوئے یکطرفہ مضامین کی غلاظت اپنے اخبارات کے صفحات پر بکھیرتے رہتے ہیں۔ ایسے ہی ایک بدفطرت طاہر القادری کی غلاظت کے جواب میں یہ مضمون لکھا گیا ہے۔ (ادارہ)

ازل سے ہی عوام الناس کا یہ طریق کار رہا ہے کہ جب اُن کی جانب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مرسل و مصلح آیا لازمی طور پر بدبخت اور روحانی بصیرت سے عاری لوگوں نے ہنسی اور ٹھٹھا کا نشانہ بنایا جیسا کہ قرآن کریم میں ذکر ہے کہ

یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ مَایَاْتِیْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْابِهٖ یَسْتَهْزِءُ وْن (یٰس:۳۱) ہائے افسوس (انکار پر مائل) بندوں پر کہ جب کبھی بھی اُن کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اُس کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔

یہی حال آج کے یہودی صفت بعض مولویوں کا ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ سے عاجز آکر آپؑ کی سیرت مبارکہ پر جھوٹے اور بے ہودہ الزامات لگا کر اپنی خفت مٹانا اور عوام الناس میں اپنی ظاہری اور جھوٹی شان بڑھانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا واقعہ حضرت رسول عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بھی ہوا جبکہ کیا مشرک کیا عیسائی اور کیا یہود سب آپ کو امین اور صدیق کہتے تھے۔ لیکن بعثت کے بعد سے اب تک یہی بدقسمت لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق اور اعلیٰ صفات پر قسم قسم کے گھناؤنے الزامات اور مکروہ بہتانات لگاتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا کہ ان عقل سے عاری لوگوں سے کہو کہ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُم عُمُرًامِنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْن کہ عقل سے کام لو، میں تو دعویٰ نبوّت سے قبل ایک عرصہ تک تم میں اپنی زندگی گذار چکا ہوں۔ آج جبکہ مجھ میں اور تم میں عقائد کا اختلاف ہو گیا ہے تو تمہیں مجھ میں اور میرے کیریکٹر میں طرح طرح کے عیب نظر آنے لگے ہیں۔

یہی حال آج کے اِس دور میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ آپ اور آپ کے جاں نثار اور پاکباز متبعین پر ایسے بے ہودہ اور جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ لہٰذا شیطانیت کا لبادہ اوڑھ کر علامہ محمد طاہر القادری نے اخبار "رہنمائے دکن" کے مورخہ ۲۷-۹-۹۹ کے شمارہ میں وہ زبان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور اُن کے خلفاء اور متبعین کیلئے استعمال کی ہے جس سے ابلیسیت بھی شرما رہی ہوگی۔ علامہ محمد طاہر القادری نے اپنی بدباطنی اور خباثت کا ثبوت دیتے ہوئے یہ درج کیا ہے کہ مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب سے مباہلہ ہوا۔ اور مرزا صاحب پہلے وفات پاگئے۔ اس لئے لازماً مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ اس بارے تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اعجاز احمدی میں لکھا تھا کہ اگر اِس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ مباہلہ نہ کرنے کی صورت میں مولوی ثناء اللہ کا زندہ رہنا ہی مقدر تھا۔ پس مباہلہ سے انکار کر کے بچ نکلنا بذات خود حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل ہے۔ جیسا کہ مولوی ثناء اللہ کے اپنے مسلّمہ معیار کے مطابق بھی اُن کی زندگی اُن کو جھوٹا ثابت کرتی ہے۔ اخبار اہلحدیث میں لکھا ہے کہ

"خدا تعالیٰ جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں"۔

(اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۴ حاشیہ)

خلاصہ کلام یہ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی لمبی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور مولوی ثناء اللہ کی بطالت پر بین دلیل ہے۔ مذکورہ بالا اعتراض جس کا جامع جواب مذکور ہو چکا ہے کے علاوہ روحانی بصیرت سے عاری موجودہ دور کے اِس مولوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا دردناک انداز میں نقشہ کھینچا ہے کہ مرزا صاحب کی وفات ہیضے سے ہوئی اور بیت الخلاء میں ہوئی: نعوذ باللہ من ذالک۔ اس کا پہلا جواب تو یہی ہے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰذِبِیْن۔ اب کچھ حقائق بھی پڑھ لیں تا اگر شرافت اور نجابت کا ذرّہ برابر بھی شائبہ ہو تو اِس جھوٹے پروپیگنڈہ سے باز آئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "پیغام صلح" کی تصنیف میں مصروف تھے کہ آپؑ کو الہام ہوا۔ "اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ وَ الْمَوْتُ قَرِیْب (بدر جلد نمبر۷ نمبر ۲۲) یعنی کوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔

جب یہ الہام ہوا تو حضورؑ لاہور میں تھے اپنی آخری تصنیف سے فارغ ہو کر آخر ۲۵ مئی کی شام کو یہ مضمون مکمل کر کے کاتب کے سپرد کر دیا۔ کوئی گیارہ بجے رات آپ کو پاخانہ جانے کی حاجت محسوس ہوئی۔ اور آپ اُٹھ کر رفع حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے کمزوری محسوس کی۔ اتنے میں آپ کو دوسری مرتبہ پھر حاجت محسوس ہوئی اور آپ رفع حاجت کیلئے گئے۔ ڈاکٹروں کو بلایا گیا لیکن اس کے بعد ایک اور دست آیا جس کے بعد اس قدر کمزوری محسوس ہوئی کہ گویا آپ کی نبض رُک گئی اُس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہی ایک کلمہ سنائی دیتا تھا: "اللہ - میرے پیارے اللہ" ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو صبح نماز کا وقت ہوا تو بار بار یہی پوچھتے "کیا نماز کا وقت ہو گیا" اور لیٹے لیٹے نماز فجر ادا کی۔ اور قریب صبح دس بجے نزع کی حالت پیدا ہو گئی آخر ساڑھے دس بجے کے قریب "اللہ - میرے پیارے اللہ" فرماتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مخالفین نے ریلوے کے افسروں کو یہ جھوٹی خبر پہنچائی کہ چونکہ آپؑ کی وفات ہیضے سے ہوئی ہے اس لئے آپ کی نعش کو لاہور سے قادیان جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ لیکن ڈاکٹر میجر سلور لینڈ پرنسپل میڈیکل کالج لاہور نے سرٹیفکیٹ دیا کہ آپ کی وفات ہیضے سے ہرگز نہیں بلکہ اعصابی تکان کے دستوں سے ہوئی ہے (بحوالہ حیات طیّبہ صفحہ ۴۶۱)

پس علامہ محمد طاہر القادری کے آباء و اجداد کا شور مچا مچا کر ریلوے حکام کو یہ کہنا کہ آپ کی وفات ہیضے سے ہوئی ہے اور ریلوے حکام کا اس بات کو نہ ماننا اور ڈاکٹر کا ہیضے کے خلاف سرٹیفکیٹ اور نعش کا بذریعہ ریل لاہور سے بٹالہ لے آنا بدطینت مخالفین و ابلیسی خصلت سے بھرپور معترضین کے اِس پلید الزام کو باطل کرنے کیلئے کافی ہے۔ لیکن بھونکنے والے پھر بھی بھونکنے سے باز نہیں آسکتے۔ دوسری طرف اِسی دور کے انصاف پسند علماء نے آپ کی وفات پر آپؑ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا: مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں کہ: مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

رسالہ "تہذیب النسواں" کے ایڈیٹر نے لکھا:

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت دِل کو تسخیر کرلیتی ہے"۔

(رسالہ تہذیب النسوان لاہور مضمون مولوی سید ممتاز علی ایڈیٹر)

ملعون و بدباطن علامہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جانب جو جو بیماریاں استہزا اور حقارت سے آپ کی طرف منسوب کی ہیں وہ آپ کو ہرگز نہیں تھیں۔ اور یہ کہاں لکھا ہے کہ خدا کے برگزیدہ مقرب بندوں اور ماموریں کو کوئی جسمانی عوارض لاحق نہیں ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوران سر اور سر درد ضرور رہتی تھی اور اس کی وجہ بھی صرف یہ تھی کہ ہر وقت آپ دشمنانِ اسلام کے مقابلہ اور خدمات اسلام میں مصروف رہتے۔ کثرت سے عبادتِ الٰہیہ کرتے اور انسانوں کی ہدایت کیلئے فکر مند رہتے تھے۔ اِسی طرح کثرت پیشاب کی بھی آپ کو بیماری تھی۔ اور یہ دونوں بیماریاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دو زرد چادروں میں لپٹا ہوا آئے گا۔ اور خواب کی تعبیر کی مشہور کتاب "تعطیر الانام" میں زرد چادر سے مراد بیماری لکھا ہے۔ یعنی مسیح موعود علیہ السلام کو دو بیماریاں ہونگی جو اُس کی صداقت کی دلیل ہونگی۔

اور آج مردود اور ملعون علامہ اور اُن کے آباء و اجداد حضرت مسیح موعودؑ کی اِس بیماری کو استہزاء اور حقارت سے پیش کر رہے ہیں۔ بقول شاعر

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

شیطانی دماغ کا مجموعہ علاّمہ طاہر القادری نے حضرت مسیح موعودؑ کو نامرد کے نام سے مخاطب کیا ہے۔ ایسے الزامات کو تو دہراتے ہوئے بھی کراہت آتی ہے کہ معمولی شرافت اور نجابت کا بیج رکھنے والا بھی اِس قسم کی بیہودہ باتیں نہیں کرتا۔ پھر دیکھئے اُن کی عقلوں کو ہو کیا گیا ہے کہ ایک طرف زناکاری کا بہتان باندھتے ہیں اور اسی پلید زبان سے نامرد ہونے کا عیب بھی منسوب کرتے ہیں۔ لیکن اِن نالائقوں کو پتہ نہیں کہ نامرد کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ہاں بارہ بچے پیدا ہوئے جبکہ آپ نے جن دشمنوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ ابتر مریں گے۔ اور حقیقت میں حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین بے اولاد مرے یا اگر ان میں سے کسی کی پہلے اولاد تھی تو آگے پھر اس کی اولاد نہ ہوئی۔

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

طالب دعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

کچھ ادھر اُدھر کی

چمکنے والی فصلیں

ایک برطانوی اخبار میں یہ بات شائع ہوئی ہے کہ ۲۱ویں صدی کے کسان ایسی فصلیں اگا سکیں گے جو پانی اور کھاد کی ضرورت ہونے پر چمکنے لگیں گی۔ پودوں کو یہ خوبی نسلی انجینئری سے حاصل کرائی جائے گی۔

چلنے پھرنے والے پودے

اگلی صدی میں ایسے پودے پیدا کئے جاسکیں گے جو چل پھر سکیں گے اور اس طرح کے جانور بھی جو پودوں کی طرح فوٹو سنتھیسس کے ذریعہ اپنی خوراک خود پیدا کر سکیں گے یہ پیشگوئی امریکی سائنس دان چارلس آرکینٹر نے حال میں نئی دہلی میں ۱۳ویں بین الاقوامی بائلوجی کانفرنس کے موقعہ پر کی۔

جیبی ٹیلی ویژن

یہ سچ ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ شاید اسی لئے اب ایسے ٹیلی ویژن جلد ہی آپ کے سامنے ہوں گے جنہیں آپ جیب میں رکھ کر کہیں بھی کسی بھی وقت اسے چالو کر کے پروگرام دیکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کسی پارک کی بنچ پر بیٹھے بیٹھے یا کسی ندی یا سمندر کے کنارے ٹھنڈی ہواؤں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے فلم دیکھنے کا بھی لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو خوش ہو جایئے۔ کیونکہ اب وہ دن دور نہیں جب واکمین کی طرح منقولہ ٹیلی ویژن بھی بازار میں ہوں گے۔

اس انوکھے ٹیلی ویژن کا وزن 620 گرام اور سکرین 14.1 سے 2.5 سینٹی میٹر تک ہوگی۔ اس ٹیلی ویژن کی مدد سے آپ چاہے سفر میں ہوں یا کہیں بڑے اطمینان سے پروگراموں سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔ یہ ٹیلی ویژن بیٹری سے چلے گا۔ جس میں گھنٹوں تک چالو رہنے کی صلاحیت ہوگی۔ اس ٹیلی ویژن کی قیمت ابھی طے نہیں کی گئی ہے۔ لیکن امید ہے کہ اس کی قیمت دو ہزار ڈالر تک ہوگی۔

مجرمان کو اب کمپیوٹر پکڑیں گے

انگلینڈ کی سڑکوں پر ایک ایسے کمپیوٹرائزڈ نگرانی سسٹم کا تجربہ ہو رہا ہے جس کی مدد سے پولیس مطلوبہ مجرموں اور مشکوک لوگوں کے چہروں کو سینکڑوں افراد میں پہچان لیتی ہے۔ شروع میں اس سسٹم کا استعمال لٹیروں چوروں اٹھائی گیروں کو پکڑنے کیلئے کیا جائے گا لیکن پولیس آگے چل کر اس کا استعمال بدنام قاتلوں۔ دہشت گردوں اور لاپتہ بچوں کے معاملوں میں بھی کرے گی۔

فٹ بال ایسوسی ایشن بھی میچوں کے دوران دنگہ فساد کرنے والے لوگوں کو پکڑنے کیلئے اس ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا چاہتی ہے۔ مینڈرک نامی اس سسٹم کا استعمال فی الحال سکارٹ لینڈ یارڈ کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔

کاروباری مراکز۔ بنکوں سڑکوں اور رہائش کمپلیکسوں میں لگائے گئے نگرانی کیمروں کی طرف سے لی گئی فلم کا ملان کمپیوٹر میں درج ملزمان کے چہروں سے کیا جائے گا۔ اس سسٹم کے ذریعے ہر سیکنڈ میں ایک ہزار سے زیادہ تصاویر کا معائنہ کیا جاسکتا ہے۔ کمپیوٹر چہروں کے تمام خصوصی حصوں جیسے آنکھ کان ناک کے سائز کو باریکی سے ناپتا ہے۔ مینڈرک سسٹم کو فروغ سافٹ ویئر اینڈ سسٹم انٹرنیشنل نے دیا ہے۔

کچھ شہری حقوق تنظیموں نے مینڈرک سسٹم کی یہ کہہ کر نکتہ چینی کی کہ ان سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ لیکن پولیس لوکل باڈیز اور مینڈرک کی حوصلہ افزائی کرنے والی کمپنی کا کہنا ہے کہ یہ سسٹم کلوزڈ سرکٹ ٹی وی کی طرف سے کی جانے والی نگرانی کو مزید پختہ کرے گا۔ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو پورے ملک میں اس کا استعمال کیا جاسکے گا۔ چہرے پہچاننے والے کمپیوٹر سسٹم کا استعمال امریکہ میں میکسکو کی سرحد پر ناجائز گھس پیٹھ کو روکنے کیلئے پہلے سے کیا جا رہا ہے۔ مستقبل میں پولیس کسٹم اور امیگرینٹ افسر ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر اس کا استعمال کر سکیں گے۔ اس سے ملک میں گھسنے کی کوشش کرنے والے بدنام دہشت گردوں۔ سمگلروں اور دوسرے ملزمان کو پکڑنے میں مدد ملے گی۔

سکارٹ لینڈ یارڈ کے ایک ترجمان کے مطابق مینڈریک سسٹم کے کامیابی کی شرح 80 فیصد ہے۔ شہری آزادی کا سوال اٹھانے والوں کے اعتراضات کو خارج کرتے ہوئے اس نے کہا کہ اگر آپ بے قصور ہیں تو آپ کو ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

بدر: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے فرشتوں کے ذریعہ دنیا میں ہونے والی ہر حرکت و سکون کو ریکارڈ کر رہا ہے پس مجرم کہاں بھاگ سکیں گے۔

درخواست دُعا

خاکسار کے اہل و عیال کی صحت و سلامتی درازی عمر اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک ماجد مجید آف کینیڈا)

اعانت بدر 100 روپے۔

وقفِ جدید کا سال نو اور ہماری ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ ۷ر جنوری ۲۰۰۰ء میں وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے جیسا کہ احباب جماعت نے حضور انور کا خطبہ جمعہ بذریعہ M.T.A. بھی سماعت فرمالیا ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا وقف جدید کا آغاز ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی احسان ہے کہ وقفِ جدید سے مجھے بچپن سے ہی ایک نسبت رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کیلئے بھی برکت کا موجب بنی ہوئی ہے اس سال یکم جنوری ۲۰۰۰ء میں اس تحریک کا ۴۳واں سال شروع ہو گیا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا تاکہ بچپن ہی سے دلوں میں اس تحریک میں شمولیت کا احساس پیدا ہو اور بڑھتا چلا جائے۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس کا ذکر فرمایا کہ:

"اے عقل مند و خدا کے راضی کرنے کا یہ وقت ہے جو پھر نہیں ملے گا۔ خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کیلئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو در حقیقت تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی حاجت ہے اُس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور بخل کے دق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے"۔

آپ احباب نے حضور کے خطبہ سے وقف جدید کے اہمیت کا اندازہ لگالیا ہوگا۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہندوستان میں وقف جدید کے ذریعہ ہزاروں و لاکھوں بیعتیں ہو رہی ہیں۔ جہاں بیعتیں ہونگی وہاں معلمین کی ضرورت ہوگی معلمین کی تعداد بڑھنے سے ہر سال وقف جدید کا بجٹ بھی بڑھے گا ہم سب جب تک اس تحریک میں بڑھ کر حصہ نہیں لیں گے اور اپنے بچوں کو شامل نہیں کریں گے تب تک یہ کام پورا نہیں ہو سکتا۔ وصولی کے سلسلہ میں ہندوستان کو نمبر ایک میں ہونا چاہئے تھا جبکہ امسال ہندوستان نمبر ۶ میں رہا۔

تمام احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وقف جدید میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے خاندان کے ہر فرد کی طرف سے نئے سال کے وعدہ جات لکھوائیں تاکہ ہندوستان آئندہ سال ساری دنیا میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے حضور کی خصوصی دُعاؤں کا مستحق ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ نمائندگان اور انسپکٹران وقف جدید ہندوستان کی جماعتوں کے دورہ پر جارہے ہیں ان کے ساتھ احباب جماعت ہائے بھارت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان)

تروچی میں جماعت احمدیہ کا بُک فیئر

مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ میلاپالم اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۹۹-۱۲-۴ اور ۹۹-۱۲-۵ دو دن تروچی میں بُک فیئر لگایا گیا۔ جبکہ تروچی میں جماعت احمدیہ کے ۵-۱۶ افراد ہیں۔ تامل ناڈو میں یہ شہر تیسرے نمبر پر ہے۔

ان دو دنوں میں مختلف مذاہب کے افراد کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ نیز تامل میں پمفلٹ بھی کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس بُک فیئر میں تمام سٹالوں میں سے صرف جماعت احمدیہ کا سٹال ہی ایسا تھا جس میں اسلامی لٹریچر رکھا ہوا تھا۔ تمام مکاتب فکر کے لوگ بڑی خوشی سے ہمارے اسٹال پر آتے اور کتابوں کو دیکھتے اور خریدتے۔ اس طرح اس بُک فیئر میں ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی اور بُک فیئر کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو اسلام و احمدیت کی تعلیم کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح: بدر ۳۰ر دسمبر ۹۹ء کے صفحہ ۱۱ کالم ۴ پر مضمون کی ترتیب میں کچھ غلطی ہو گئی ہے۔ اوپر سے تیسری لائن کے بعد حدیث کی عربی عبارت کی بجائے پہلے ترجمہ لکھا گیا ہے۔ جبکہ وہاں عنوان "خطبہ عیدین کا مسنون طریقہ" اور حدیث کی عربی عبارت آنی چاہئے تھی جو کہ کالم کے آخر میں دی گئی ہے۔ قارئین بدر اس کی تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7, FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

اس وقت میں پھر نصیحت کرتا ہوں اور باہر جانے والوں کو خصوصیت سے کہ ان کا بیکار بیٹھنا لوگوں کو نمایاں نظر آتا ہے۔ انگلستان شام اور دیگر ممالک کے لوگ چونکہ خود محنتی ہوتے ہیں اس لئے جب وہ مبلغ کو بے کار دیکھتے ہیں تو برا مناتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں۔ وہ یہ تو کہتے ہیں کہ فلاں مبلغ بڑا دیندار اور بڑا قابل ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ اسے لکھا جائے کہ زیادہ محنت اور مشقت سے کام کرے۔ پس آپ لوگ اپنے اوقات کو اس طرح لگائیں کہ دیکھنے والے محسوس کریں کہ کام کر رہے ہیں اور کام کرنے کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلیں۔

صرف تقریر کرنا کام نہیں بلکہ کام کا بہت وسیع میدان ہے۔ اب میں نے جو تقریر کی ہے اس کی وجہ سے میرا گلا بیٹھا جا رہا ہے لیکن یہاں سے جا کر میں ہاتھوں سے اور آنکھوں سے کام کر سکتا ہوں جبکہ گلا کام نہیں کر سکے گا۔ آپ لوگوں کو یہ میری دوسری نصیحت ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ آپ کے بہت کام آسکتی ہے۔ پس اپنا نقطۂ نگاہ بدلو۔ اپنے آپ کو محنتی بناؤ۔ اپنے کام میں تنوع پیدا کرو۔ تا کہ نیک نتائج نکلیں۔ سلسلہ کو وسعت حاصل ہو۔ اور آپ لوگوں کی مستقل یادگاریں قائم رہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان ۹ جنوری ۱۹۳۶ء صفحہ ۴ تا ۷)

اعلان نکاح

☆- خاکسار کی چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الہادی کا نکاح مورخہ ۹۹-۱۱-۲۲ کو عزیز مرزا احسان اللہ بیگ کے ہمراہ بھونیشور میں پڑھا گیا ہے۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب ہونے اور خیر و برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰ روپے) (غلام احمد عبید بھونیشور، اڑیسہ)

☆- مکرمہ سیدہ امۃ الشکور عمر بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مرحوم ساکن رسول پور (سونگھڑہ) کا نکاح مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب ابن مکرم شیخ بابو اللہ صاحب مرحوم ساکن سورو (اڑیسہ) کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی غلام مہدی ناصر صاحب سابق مبلغ نے مورخہ ۹۹-۵-۲ کو رسول پور میں پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰)

مورخہ 2000-01-16 کو آسیہ کبریٰ صاحبہ بنت مکرم مظفر خان صاحب ساکن پنکال اڑیسہ کا نکاح ہمراہ مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم فاروق احمد صاحب مبلغ -/33771 روپے حق مہر پر ہونا طے پایا ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

☆- مکرمہ گلشن بانو صاحبہ بنت مکرم عبد الحلیم خان صاحب۔ پوتی ریٹائرڈ صوبیدار عبد الصمد خان صاحب کیرنگ کا نکاح مورخہ 2000-01-23 کو ہمراہ مکرم منیر الدین خان صاحب ابن مکرم سلیم الدین خان صاحب مبلغ -/35150 روپے حق مہر پر ہونا قرار پایا ہے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/150 روپے۔ (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر۔ اڑیسہ)

خاکسار کے بیٹے عزیز عبد الہادی کا نکاح ہمراہ طاہرہ صباء بنت مکرم انوار صاحب ساکن دیودرگ کرناٹک بعوض حق مہر مبلغ اکتیس ہزار روپے -/31000 مسجد مبارک قادیان میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مورخہ 23.12.99 کو پڑھا احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (گیانی عبد اللطیف درویش قادیان)

ارشاد نبوی
خیر الزّادِ التّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001
دکان 248-1652، 248-5222
رہائش 243-0794، 27-0471

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ثناء اللہ امرتسری کا ایک ہی بیٹا تھا جو جوانی میں مر گیا۔ جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد ساری کی ساری خدمت اسلام کے مبارک کام میں جُتی ہوئی ہے۔

حقائق سے پردہ پوشی کرتے ہوئے ظالم طاہر قادری نے ”مرزا محمود اور خدائی پکڑ“ کے عنوان سے وہ غلاظت انڈیلی ہے جس کا وہ خمیر ہے۔ خاندانی نجابت اور شرافت کا ذرّہ برابر بھی شائبہ طاہر قادری میں نظر نہیں آتا۔ شائد کسی خاندان سے اُس کا تعلق ہی نہیں۔ جو خاندانی لوگ ہوتے ہیں۔ ان کو دوسروں کی عزّت اور شرافت کا خیال ہوتا ہے۔ جبکہ یہ امر طاہر قادری میں مفقود ہے۔ طاہر قادری نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ پر ایسے بیہودہ اور جھوٹے الزام عائد کئے ہیں جس کا حقیقت سے ذرّہ برابر بھی تعلق نہیں ہے۔ ایک آسان جواب تو یہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب کو شرابی وغیرہ قرار دینا۔ علامہ طاہر کی ذہنی عیاشی کی غمازی کر رہا ہے۔ علامہ طاہر کے آباء اجداد کی عیاشی کا یہ عالم ہے کہ

”گیہوں جو اور شہد کی شراب حلال ہے“

(عین الہدایہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۹۸ مطبع اوّل ۱۸۹۶ء)

”چھوہارے ومنقے کی شراب حلال ہے“

(ضروری- ترجمہ قدوری صفحہ ۲۳۳ مطبع دوم ۱۹۰۸ء)

جن کے آباء اجداد کا حال یہ ہو کہ جو شراب کو حلال سمجھتے ہیں اُن کے خبیث چیلوں کا حضرت مرزا محمود احمدؓ صاحب کے اوپر زناکاری اور شراب نوشی کا الزام کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ عربی میں مقولہ ہے کہ برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے۔ لہٰذا علامہ اور اُن کے نام نہاد استاد کی فطرت اور طبیعت اور رگ رگ میں عیاشی بھری ہوئی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ سامنے والا شخص اُسے اُسی قماش کا نظر آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق جتنی بیہودہ اور نازیبا باتیں طاہر قادری نے بیان کی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں۔ جس کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ جو محض افسانہ اور کہانی پر مبنی ہے۔

علاّمہ قادری نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے انجام سے متعلق جتنی باتیں بیان کی ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ گھوڑے سے گر کر آپؓ زخمی ہوگئے تھے۔ لیکن دنیا میں ایسا کوئی قاعدہ کلیہ موجود نہیں جس میں موجود ہو کہ خدا کے مقربین کو چوٹیں نہیں لگتی۔ خود ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنگ احد میں زخمی ہوئے۔ کیا کوئی نامعقول یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت رسول عربیؐ جھوٹے تھے۔ جب آقا و مطاع کے ساتھ ایسا پیش آسکتا ہے تو آپ کے غلام کو اگر چوٹیں آگئیں ہیں تو اِس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ یہ درج کرنا کہ حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ کی بیوی کسی کے ساتھ فرار ہوگئی۔ سراسر ظلم ہے۔ اخبار کے اوراق اُلٹ کر دیکھ لیں خود سمجھ میں آجائے گا کہ علامہ قادری کے بھائی برادر کے متعلق اکثر خبریں چھپتی ہیں کہ فلاں مولوی فلاں کی بیوی کو لیکر بھاگ گیا۔ دوسروں پر اتہام لگانے سے قبل اپنے دامن کو تو دیکھ لو کہ وہ کہیں داغدار تو نہیں ہے۔ جس کا دامن خود داغدار ہو وہ کیسے دوسرے پر تہمت لگا سکتا ہے۔ حضرت عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسے ایسے بیہودہ اور نازیبا الفاظ کا استعمال کیا ہے جس کا خمیر خود طاہر قادری اور اُن کے آباء اجداد ہیں۔ غرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ علامہ قادری نے جو بھی مغلظات حضرت عبدالکریم صاحبؓ کے متعلق بیان کی ہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکذبین۔ اُس کے بعد علامہ قادری نے میاں شیر محمد شرق پوری سراج الدین، جاوید اختر رضوی، حکیم محمد حسین اور محمد صفدر کے خواب کو بیان کرتے ہوئے مضحکہ خیز قسم کے واقعات بیان کئے ہیں۔ جس قماش کا طاہر القادری ہے اسی قماش کے اس کے یہ خوابیں دیکھنے والے گورو ہیں۔

یہ صرف معصوم عوام الناس کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ احمدیت کے سیلاب کو روک دیں۔ لیکن جس جماعت کی اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے تخم ریزی کی ہو اُس کو کون مٹا سکتا ہے۔ علامہ قادری اور اُن کے اباء اجداد کی تمام کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ دن رات ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ صرف پچھلے ایک سال میں جماعت احمدیہ حقہ عالمگیر میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ لوگ داخل ہوئے ہیں۔ جس سے بوکھلا کر علامہ طاہر قادری جیسے لوگ سڑکوں پر ننگے اُتر آئیں گے۔ افراد جماعت اور بانیٔ جماعت اور اُن کے خلفاء کو نہ صرف گالیاں دیتے ہیں بلکہ اُن کی سیرت طیبہ پر الزام عائد کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کاش اِس طریق پر اپنی دُکان کو چمکا سکیں اور عوام الناس کو گمراہ کر کے اپنے پیٹ کے دھندے کو وسیع کر سکیں۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی ۲۴ گھنٹے کی نشریات نے ان کی نیندیں حرام کر دی ہیں اگر اِن علامہ کے پاس دلیل ہوتی تو وہ ضرور ہمارے پاس آتے اور دلیل سے سمجھانے کی کوشش کرتے لیکن دلیل قرآنی اور احادیث اگر کہیں موجود ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ کے حق میں ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ اگر کسی نے بات کرنی ہو تو آئے لیکن قرآن کریم کی دلیل کے ساتھ۔ لیکن یہ کم ظرف مولوی گھٹیا درجے کے بعض اخبارات و رسائل میں جنہیں صحافت کے اخلاق کی خبر تک نہیں بے ہودہ اور بے بنیاد باتوں کو بیان کر کے معصوم لوگوں سے واہ واہی لوٹتے ہیں۔ تاکہ اپنا اُلّو سیدھا کر سکیں۔

☆ ☆ ☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 27th Jan 2000 Issue No: [illegible]

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت برائے سال 2000-1999 کی منظوری مرحمت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۱۔ نائب صدر اول	مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ننگلی
۲۔ نائب صدر صف دوم	مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم
۳۔ قائد عمومی	مکرم مولوی فیض احمد صاحب
۴۔ قائد تجنید	مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب
۵۔ قائد تعلیم	مکرم دلاور خاں صاحب
۶۔ قائد تربیت	مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل
۷۔ قائد تبلیغ	مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم
۸۔ قائد مال	مکرم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب
۹۔ قائد تحریک جدید	مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر
۱۰۔ قائد وقف جدید	مکرم یونس احمد صاحب
۱۱۔ قائد ایثار	مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر
۱۲۔ قائد صحت جسمانی	مکرم چوہدری عبد العزیز اختر صاحب
۱۳۔ قائد اشاعت	مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ
۱۴۔ آڈیٹر	مکرم چوہدری منصور احمد صاحب چیمہ
۱۵۔ زعیم اعلیٰ قادیان	مکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب

(محمد کریم الدین شاہد: صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

دوماہی رسالہ مشکوٰۃ ...... اب ماہانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خاص شفقت سے مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت ۹۹ء کی سفارشات کو منظور کرتے ہوئے رسالہ مشکوٰۃ کو ماہانہ کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ لہٰذا اب ماہ جنوری ۲۰۰۰ء سے رسالہ مشکوٰۃ ماہانہ شائع ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ۔

احباب جماعت اس مفید عام رسالہ کو جاری کروائیں تاکہ تعلیم و تربیت کے مسائل میں اس سے مستفید ہو سکیں۔ رسالہ کی موجودہ شرح سالانہ -/60 روپے ہے۔

قارئین و احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ماہانہ رسالہ مشکوٰۃ کو مفید عام بنائے اور اسے حضور انور ایدہ اللہ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (مینیجر رسالہ مشکوٰۃ قادیان)

کنڑ رسالہ یگ رشمی

عرصہ پچیس سال سے جماعت احمدیہ منگلور محض تبلیغی و تربیتی ضروریات کے پیش نظر ایک سہ ماہی کنڑ رسالہ باقاعدگی سے شائع کر رہی ہے جس کا چندہ -/25 روپے سالانہ ہے کنڑ جاننے والی جماعتوں اور افراد سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کے خریدار بن کر اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کے نام جاری کروا کر عند اللہ ماجور ہوں نومبائعین کیلئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوگا۔ (صدر جماعت احمدیہ منگلور)

خط و کتابت کیلئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

Muhammad Yusuf
Editor "YUGARASHMI"
10-23-1008/1 1. Floor
Jubilee Building Ansari Road Bunder
Mangalore-575001 (Kernataka)

شدید فلو کی روک تھام کیلئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا تجویز فرمودہ ہومیو نسخہ

........................(ھوالشافی)........................

فرمایا کہ بچوں کی ضدی کھانسی اور فلو وغیرہ کیلئے ہومیو پیتھک کا ایک نسخہ تجربے سے کافی مفید ثابت ہوا ہے۔ ان دواؤں کے ساتھ Paracetamol استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ساتھ استعمال کرنے سے جلد فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہومیو پیتھک نسخہ درج ذیل ہے:

1-ARNICA 2- ARSENIC ALB 3- BAPTISIA
4- NAT SULPH 5-IPECOC 6- HEPAR SULPH

ان سب دواؤں کو ۳۰ کی طاقت میں ملا کر استعمال کرنا چاہئے۔

نیز اس کے علاوہ Paracetamol بھی استعمال کرنا چاہئے۔

سال ۲۰۰۰ء میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام

احباب جماعت اور مبلغین و معلمین کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوران سال ۲۰۰۰ء میں درج ذیل تاریخوں میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کم از کم چار جلسے دوران سال منعقد کئے جائیں۔ سہولت کے مطابق تاریخوں میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔

۱- جلسہ یوم مصلح موعود ۲۰/ فروری (تبلیغ) ۲۰۰۰ء
۲- جلسہ یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۳/ مارچ (امان) ۲۰۰۰ء
۳- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۰/ اپریل (شہادت) ۲۰۰۰ء
۴- جلسہ یوم خلافت ۲۷/ مئی (ہجرت) ۲۰۰۰ء
۵- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵/ جون (احسان) ۲۰۰۰ء
۶- ہفتہ قرآن کریم یکم تا ۷/ جولائی (وفا) ۲۰۰۰ء
۷- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷/ اگست (ظہور) ۲۰۰۰ء
۸- جلسہ پیشوایان مذاہب ۲۴/ ستمبر (تبوک) ۲۰۰۰ء
۹- جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹/ اکتوبر (اخاء) ۲۰۰۰ء
۱۰- یوم تبلیغ سال میں کم از کم دو مرتبہ ماہ جون و ماہ نومبر میں ایک صوبائی سطح پر ایک ملکی سطح پر۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

انعامی مقالہ نویسی

درسی سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے انعامی مقالہ نویسی کیلئے "قرآن نے دنیا کے علوم کو کیا دیا" کے عنوان کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مقالہ نگاروں کو یہ گائیڈ لائن دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ عنوان کے تحت قرآن کریم میں مذکورہ علوم علم جغرافیہ، علم طبیعیات، علم کیمیا، علم نجوم اور علم طبابت کے تعلق سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اپنا مقالہ مرتب کریں مقالہ میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والوں کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰ روپے۔ ۱۰۰۰ روپے۔ اور ۵۰۰ روپے کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔

مورخہ ۲۸/ فروری ۲۰۰۰ تک مقالہ بذریعہ رجسٹری ڈاک بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ 1999 کے دوران شعبہ خدمت خلق کے تحت مہمانان کرام کا درج ذیل سامان ملا ہے جن احباب و مستورات کا یہ سامان ہو وہ دفتر جلسہ سالانہ قادیان سے رابطہ کر کے وصول کر لیں۔

۱۔ دو عدد گھڑیاں۔ ۲۔ ایک عدد بریف کیس مع سامان و نقدی۔
۳۔ ایک عدد طلائی زیور۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)